ماہنامہ
لاہور
نعت
طرحی نعتیں
(اٹھارھواں حصہ)
جون 2008

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 21 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 21 جون 2008 شمارہ 6

طرحی نعتیں (اٹھارھواں حصہ)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود
صدر ایوان نعت رجسٹرڈ

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون: 7230001
0321-9409200
0321-9409900

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

پوسٹ کوڈ: 54500

طرحی نعتیں

(اٹھارھواں حصہ)

مرتبہ:

راجا رشید محمود

(چیئرمین سید ہجویر نعت کونسل/صدر ''ایوانِ نعت رجسٹرڈ)

سید ہجویر نعت کونسل

کا

۶۸واں (چھٹے سال کا نواں)

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۶ ستمبر ۲۰۰۷ء چوپال (ناصر باغ' لاہور) میں

نمازِ مغرب کے بعد

صاحبِ صدارت: صادق جمیل

مہمانِ خصوصی: ڈاکٹر محمد سلطان شاہ

(صدر شعبہ علوم اسلامی و عربی جی سی یونیورسٹی' لاہور)

مہمانِ اعزاز: مولانا سید عمران علی شاہ ترمذی

قاریِ قرآن: قاری صادق جمیل (صاحبِ صدارت)

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

مصرع طرح

''یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے''

شاعر:

منظور الحق مخدوم

(وفات: ۲۲ ستمبر ۲۰۰۶)

۲۰۰۷ کا نواں حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

’’یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو موجِ صبا کیا ہے‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو موجِ صبا کیا ہے
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حسن کی خیرات ہے، اِس کے سوا کیا ہے

زمین و آسماں ان کے، مکان و لامکاں ان کے
تھی "اُن کی تاجپوشی" اور ’’کُن‘‘ کا مُدّعا کیا ہے

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مرتبے کو اے گزوں سے ناپنے والے!
سمجھ سے تیری بالاتر ہے، شانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ہے

بڑی اَسیر شے ہے، سُرمۂ چشمِ بصیرت ہے
نظر والوں سے پوچھو، مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاکِ پا کیا ہے

پہاڑ اس کی قدم بوسی سے جبلِ نور ہو جائے
کوئی بے نور کیا جانے کہ وہ نورِ خدا کیا ہے

اسے حق نے نوازا ہم کلامی، ہم نشینی سے
وہ محبوبِ خدا ہے، اِس سے اونچا مرتبہ کیا ہے

ترے دشمن بھی پُراُمید ہیں جب تیری رحمت سے
ثنا خواں کو ترے اندیشۂ روزِ جزا کیا ہے

منظور الحق مخدوم

حمدِ خالق و مالک جل جلالہ

کہاں کے یہ زبان و لب، مِرا رنگِ ثنا کیا ہے
یہ حُسنِ صوت، یہ طرزِ بیاں، فکرِ رسا کیا ہے

عنایت ہے تری، فیضان ہے، جود و کرم تیرا
مِرے دامن میں میرا اے مِرے ربِّ علا کیا ہے

زمین و آسماں، یہ بحر و بر، مہر و مہ و انجم
بس اُن کو دیکھ لو اور جان لو، شانِ خدا کیا ہے

خدا کے نام پر جس نے لُٹا دی زندگی اپنی
کھُلا اس بندۂ حق پر فنا کیا ہے، بقا کیا ہے

تذلّل، انکساری، عاجزی، گریہ، پشیمانی
عبادت گر نہیں تو پھر مناجات و دُعا کیا ہے

یہ اُبھرا مطلعِ باطن سے کس کے نام کا سورج
یہ کس کے فیضِ مخفی نے بھُلایا، ماسوا کیا ہے

جمالِ خالقِ یکتا کا مظہر ہے ہر اک منظر
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"

یہ میرے حجرۂ قلبِ حزیں میں کون رہتا ہے
دلِ شہزادؔ سے جو اُٹھ رہی ہے، یہ صدا کیا ہے

شہزادؔ مجددی (لاہور)

حمدِ خالق و مالک جل جلالہ

خدا کے ذکر سے بے چین دل تسکین پاتا ہے
اور اس کی یاد ہی ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا ہے

خدائے پاک کی طاعت میں جو لمحہ گزرتا ہے
یقیں مانو، وہی محشر میں بخشش کا ذریعہ ہے

اُسی بندے پہ رب کی معرفت کے راز کھلتے ہیں
جو یادِ مصطفیٰ (ﷺ) میں ہر گھڑی کھویا ہی رہتا ہے

زمیں پانی پہ ٹھہرائی، فلک کو بے ستوں رکھا
خدا کی قدرتِ کامل کا یہ کیسا کرشمہ ہے

ہُوا ہے گردشِ شمس و قمر سے بھی عیاں ہم پر
نظام اُن کا چلانے والا رب یکتا و تنہا ہے

کہیں دریا، کہیں خشکی، کہیں صحرا، کہیں گلشن
مظاہر ہیں یہ سب تیرے کہ ان میں تیرا جلوہ ہے

الٰہی! میں تری صنعت گری پر کیوں نہ قرباں ہوں
جدا ہر شخص کے چہرے کا اور ہاتھوں کا نقشہ ہے

تمھیں گھیرا اگر ہے درد و غم اور رنجِ دُنیا نے
مدد مانگو خدا ہی سے، جو ہر غم کا مداوا ہے

نہیں ہونا کبھی مایوس اے عاجزؔ تمھیں اس سے
گنہ گاروں پہ جب اللہ کی رحمت کا سایہ ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"
خدائے قادرِ مطلق کی قدرت کا کرشمہ ہے

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے تجھے اے ربِّ ہر عالم
خلائق کے لیے تو ذات تیری اک معمّا ہے

تری جب تک نہ مرضی ہو، خدایا! کچھ نہیں ہوتا
جسے جو کچھ بھی ملتا ہے، ترے ہی در سے ملتا ہے

ترے ہی ذکر میں رطبُ اللّساں رہتی ہے ہر اک شے
زمیں تا عرشِ اعظم یا خدا! تیرا ہی چرچا ہے

تو ہی معبود ہے سب کا، تو ہی مقصود ہے سب کا
الٰہی! سب جہانوں کی ہر اک شے تیری جُویا ہے

الٰہی! تو ہے اپنی ذات میں اور شان میں یکتا
نہیں ثانی کوئی تیرا، نہ کوئی تیرا ہمتا ہے

ترے محبوب (ﷺ) ہیں تیری عطا سے مالکِ کونین
وہی ہے مومنِ صادق جو رکھتا یہ عقیدہ ہے

الٰہی! مجھ کو بھی دیدار اُن کا مرحمت فرما
وہ جن کے واسطے تو نے ہر اک عالم سجایا ہے

الٰہی! بخش دے عاجزؔ کے تُو سارے گناہوں کو
یہ جیسا بھی سہی، آخر کو تیرا ہی تو بندہ ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

یہ سمجھی عقلِ انسانی، مقامِ کبریا کیا ہے
خرد محدود ہے، اس کو حقیقت کا پتا کیا ہے

کیا پیدا تجھے کس نے، بتا اے منکرِ خالق
کہاں سے تو یہاں آیا ہے، تیری انتہا کیا ہے

شبِ تارِ اَلَسْت انسان بھولا ہے یہاں آ کر
سمجھ میں کاش آ جائے وہ پیمانِ "بَلٰی" کیا ہے

زمیں کو روک دو جنبش سے، بارش خود ہی برسا لو
نہ سمجھو گے کبھی تم، قدرتِ ربُّ العلیٰ کیا ہے

وہ شہ رگ سے بھی ہے نزدیک، دل کے حال سے واقف
وہ سب کچھ جاننے والا، بتا اُس سے چھپا کیا ہے

خدا کو چھوڑ کر غیروں کی پوجا کرنے والے، تو
بتا اصنامِ باطل سے بھلا تجھ کو ملا کیا ہے

گنہ کا بوجھ ہے سر پر، تری بخشش کا طالب ہوں
تری رحمت کے آگے، اے خدا! بارِ خطا کیا ہے

سبھی سیراب ہوتے ہیں، وہ کافر ہوں کہ مومن ہوں
سمجھ پایا نہ دل میرا، ترا بحرِ عطا کیا ہے

یہ دونوں ہیں فقط اک نکتۂ رحمت کی تفسیریں
محمد مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہیں، محمدؐ کا خدا کیا ہے

هر اک اِن میں سے اُس کی بے بدل صنّاعی کا مظہر
''یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے''

پھنسا ہوں عالمِ اسفل میں، میری دستگیری کر
الٰہی! مجھ کو بتلا دے، شعورِ ارتقا کیا ہے

شبِ اِسرا بُلایا تو نے اپنے خاص بندے کو
نہ سمجھا آج تک انساں، عروجِ مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے

یہ ہے دروازۂ کعبہ، کھڑا ہے مُلتزم پر تو
خدا سے مانگ سب کچھ پھولؔ، یاں تُو دیکھتا کیا ہے

تنویر پھولؔ (نیویارک، امریکا)

جونہی سانچے میں طاعت کے، کوئی انسان ڈھلتا ہے
ہو خاطی بھی تو رب اس کے مقدّر کو بدلتا ہے

رہِ تعمیلِ احکامِ خدا میں جو پھسلتا ہے
کفِ افسوس اپنی بدنصیبی پر وہ مَلتا ہے

خدا قیّوم و قادِر ہے، وہ حاکم بھی ہے، رازق بھی
تفکّر اُور تعقّل سے نتیجہ یہ نکلتا ہے

خوشی حاصل اگر ہوتی ہے رب کی حمد کہنے سے
تو غم رستہ بدلتا ہے، تو ہر اندوہ ٹلتا ہے

نسیمِ جانفزا کعبے سے آتی ہے جو مَس ہو کر
شجر جو التجاؤں کا ہو، وہ فی الفور پھلتا ہے

مصیبت میں پکار اُٹھے مدد کے واسطے رب کو
تو گرتے گرتے ہر اک بندۂ خالق سنبھلتا ہے

لگاتی ہے گلے اس کو مشیّت ربِّ عالم کی
جو تقلیدِ رسولُ اللہ (ﷺ) کے جادے پہ چلتا ہے

کمی نورانیت کی، اس کی قسمت میں نہیں رہتی
عبادت کا چراغِ خوش، عمل میں جس کے جلتا ہے

قدم میرے حجازِ پاک کی راہوں سے واقف ہیں
کہ میرا قلب بیتُ اللہ کی جانب مچلتا ہے

خدا کی حمد کی صورت، نبی (ﷺ) کی نعت کی صورت
دلوں کا بحرِ الفت اُنس کے موتی اُگلتا ہے

نہیں جو دیکھتا رزّاقِ عالم کی طرف بندہ
وہی کُفّار کے اُگلے ہوئے لقمے نگلتا ہے

اگر ہو حاضری حرمین کی اس کے مقدّر میں
تو پھر محمودؔ فردوسِ بریں سے کب بہلتا ہے

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھلا ہم کیا، ہمارا علم کیا، فکرِ رسا کیا ہے
خدا ہی جانتا ہے صرف، شانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ہے
بفیضِ عشقِ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دھڑکنیں آباد ہیں دل کی
وگرنہ سانس کیا ہے، خون کیا، آب و ہوا کیا ہے
مرے کشکول کو کافی ہیں سکّے ان کی رحمت کے
سلاطینِ زمانہ سے مجھے کچھ واسطہ کیا ہے
مدینہ ہے مری منزل، مدینہ ہے مری منزل
کوئی مجھ سے بھی پوچھے کاش، میرا مدّعا کیا ہے
مجھے منظور ہے جنت مگر اس شرط پر یا رب!
مجھے اتنا بتا دے، اس میں طیبہ کی ہوا کیا ہے؟
جہاں میں شرک تھا، ہر سُو بتوں کی حکمرانی تھی
بتایا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آ کر زمانے کو، خُدا کیا ہے
جمالِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی سے ہے حُسنِ گلستاں ورنہ
"یہ کلیاں، پھول، غنچے رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے"
ہم اُن کے ہیں جمیلؔ اور اُن کے در سے دور بیٹھے ہیں
بتائیں، کیا زمانے کو، بتانے کو رہا کیا ہے

صادق جمیلؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنا کر اپنے ہاتھوں سے، بتوں کو پُوجنا کیا ہے
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں آ کر بتایا ہے، خدا کیا ہے
کوئی مومن ہو، کافر ہو، کوئی اپنا، نہ اپنا ہو
اسے نشوونما دینا ہی رحمت کے سوا کیا ہے
ہمیں دامانِ رحمت میں وہ لینے کے لیے آئے
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سوا محشر میں کوئی آسرا کیا ہے
ہمیں معلوم کب تھا نیک و بد میں فرق کرنا بھی
انھی نے تو بتایا ہے، بھلا کیا ہے، بُرا کیا ہے
انھی کی تو رضا سے کُھلتے ہیں رحمت کے دروازے
ہمیں معلوم ہونا چاہیے، ان کی رضا کیا ہے
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رضا سے ہے وجود ان کا یہاں ورنہ
زمیں کیا ہے، صبا کیا ہے، فلک کیا ہے، خدا کیا ہے
انھی کے ذکر میں دن رات اپنے بس گزرتے ہیں
محبت کے جہاں میں آرزو کیا ہے، دُعا کیا ہے
یہاں بھی ہے وقار اپنا، وہاں بھی ہے وقار اپنا
ہمارے پاس اُن سے ایک نسبت کے سوا کیا ہے
زباں کھولیں تو کھولیں کس لیے ہم اُن کی محفل میں
انھیں معلوم ہے رزمیؔ ہماری التجا کیا ہے

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمد مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کا مرتبہ کیا ہے
خدا جانے۔ کسی بندے کو تو اس کا پتا کیا ہے

شب مولود جنّ و انس حیرت سے پکار اُٹھے
زمیں سے آسماں تک نور کا یہ سلسلہ کیا ہے

نبی (ﷺ) کا شہر ہے دارُ الشفا' جانا وہیں ہو گا
مریضِ دردِ ہجراں کی بجز اس کے' دوا کیا ہے

بتاتے ہیں جنابِ حضرتِ بوصیریؒ دُنیا کو
شفا بخشِ مریضاں میرے آقا (ﷺ) کی رِدا کیا ہے

مدینے جا کے سمجھا ہم نے مفہومِ بہاراں کو
سحر کیا ہے' مہک کیا ہے' فضا کیا ہے' ہوا کیا ہے

بچھایا ابنِ ثابتؓ کے لیے منبر' دُعائیں دیں
یہ دیکھو' نعتِ سرور (ﷺ) کا صلہ کیا ہے' مزا کیا ہے

نمازیں ہوں' اذاں ہو یا کہ ہو کلمہ شہادت کا
خدا نے ذکرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) اونچا کیا کیا ہے

صحابی ہے وہ' کی جس نے زیارت چشمِ ایماں سے
ذرا سوچو' رُخِ محبوبِ ربّ دوسرا (ﷺ) کیا ہے

یہاں بھی وردِ اسمِ مصطفیٰ (ﷺ) تسکین دیتا ہے
بتائے گا خدا خود حشر میں' اس کا صلہ کیا ہے

انھی کی مشک بُو زلفوں کا فیضِ عام ہے' ورنہ
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"

مدینہ طیّبہ نورؔی ہمارا ہے وطن اصلی
وطن سے دور زندہ بھی ہیں تو اس کا مزا کیا ہے

صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نورؔی (بصیر پور)

....

سگِ دُنیا! حقارت سے ہمیں یوں دیکھتا کیا ہے
خبر کیا تجھ کو' اُن کے مدح خواں کا مرتبہ کیا ہے

تم اپنے اپنے اندازوں کو اپنے پاس ہی رکھو
خدا ہی جانتا ہے بس مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے

مکمل خیر ہو جانا' مقابل شر کے ڈٹ جانا
ترا اُسوہ بتاتا ہے کہ سیدھا راستہ کیا ہے

ہمارے لفظ احساسات کے ہوں ترجماں کیسے
تمھیں کیسے بتائیں ہم' مدینے کی فضا کیا ہے

مسیحائی کی بات آئے تو اتنی دور کیوں جائیں
بُصیریؒ سے کوئی پوچھے کہ وہ دستِ شفا کیا ہے

خدا وہ وقت لائے حرمتِ آقا (ﷺ) پہ ہم واریں
ہماری جان ہے کیا چیز' یہ دُنیا بھلا کیا ہے

نبی (ﷺ) کے پاؤں کی مٹی تھی جن کی آنکھ کا سرمہ
وہی ادراک رکھتے ہیں کہ اُن کا نقشِ پا کیا ہے

وہ چوبِ خشک خوش قسمت تھی ہم سے' جس پہ آقا (ﷺ) نے
رکھا تھا ہاتھ اور پوچھا' بتا تجھ کو ہوا کیا ہے

واجدؔ امیر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آستاں پر آ کے بھی زمزم پیا کیا ہے
بتاؤ اِس قدر، اُن سے تمھارا رابطہ کیا ہے

شفیعِ حشر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا منصب خدا نے اُن کو ہے بخشا
بتا مجھ کو شفیعِ حشر کوئی دوسرا کیا ہے؟

جو ہوں سیراب ابرِ خلدِ طیبہ سے وہ کیا جانیں
برسنے والا بادل کیا ہے اور کالی گھٹا کیا ہے

کبھی اے دوستو! تم نے کیا ہے غور اِس پر بھی
کہ ہر نعمت نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دی ہمیں، ہم سے لیا کیا ہے

کبھی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سُنّت کو اپناتے ہوئے تم نے
کسی مفلس کا دامانِ دریدہ بھی سیا کیا ہے

ہوا مَس ہو کے روضے سے اگر مجھ تک پہنچ جائے
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے"

مچل کر چوم لے روضے کی جالی کو نگاہوں سے
لبوں سے چومنا ممکن نہیں ہے تو ہوا کیا ہے

بقیعِ پاک میں تدفین کی بس اک دُعا ہے یاد
سوا اِس کے نہیں میں جانتا، ہوتی دُعا کیا ہے

ہوں بیمارِ فراقِ جنتِ طیبہ ذکیؔ! میں بھی
مرے چارہ گروں کو کیا خبر، میری دوا کیا ہے

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیٔ خیر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سُنّت سے بھی غفلت روا کیا ہے
اے اُن کے چاہنے والے! بتا تجھ کو ہُوا کیا ہے

مہک سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عطرِ بدن کی گر میسّر ہو
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے"

مجھے تو صرف اُن کے اُسوۂ برحق پہ ہے چلنا
نہیں معلوم مجھ کو ناروا کیا ہے، روا کیا ہے

زباں سے جو بھی کچھ کہہ دے، وہی منظور ہو جائے
زمانہ جانتا ہے، اُن کا اک ادنیٰ گدا کیا ہے

مجھے اے عازمِ حج و زیارت، یہ بتاتا جا
دیا حُبِّ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دل میں بھی روشن کیا کیا ہے

اگر اس سمت بھی آ جائے خوشبو اُن کی زلفوں کی
تو یہ بُوئے گُل و غنچہ ہے کیا، بادِ صبا کیا ہے

جونہی بڑھتا ہے دردِ دل، اُنھیں آواز دیتا ہوں
اُنھیں معلوم ہے اِس کا علاج، اِس کی دوا کیا ہے

اگر طیبہ میں مَر جاؤں، حیاتِ جاوداں پاؤں
نہیں میں جانتا اے دوستو! آبِ بقا کیا ہے

جو ہو جائے مجھے حاصل رہائش خلدِ طیبہ میں
ہے کیا شے شہر باغوں کا ذکیؔ! اس کی فضا کیا ہے

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیاں لفظوں میں کیوں کر ہو، مدینے کی فضا کیا ہے
بتانا کتنا مشکل ہے، دیارِ مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے
ہوئی ہے سرنگوں یاں قیصر و پرویز کی شوکت
ذرا چشمِ فلک دیکھے، محمد (ﷺ) کا گدا کیا ہے
کلیم اللہ اوجِ طور، سدرہ کا سماں دیکھو
ہوئے جبریل حیراں شانِ محبوبِ خداؐ یا ہے
لیا نام محمد مصطفیٰ (ﷺ) انبوہِ کلفت میں
بتاؤں کیسے میں تم کو، سکوں مجھ کو ملا کیا ہے
نبی (ﷺ) کو ماننے والو! بنو تم ملتِ واحد
ہوئے تم ٹکڑے ٹکڑے کیوں، بھلا تم کو ہُوا کیا ہے
تمازتِ حشر کی یکسر نسیمِ جانفزا ہو گی
شفیعِ عاصیاں (ﷺ) کے پیارے دامن کی ہوا کیا ہے
سراپائے نبی (ﷺ) میں حسنِ فطرت کے ہیں سارے رنگ
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"
ریاضِ جنۃ الفردوس میں سب کچھ ملا ہم کو
نبی (ﷺ) کے در پہ آ کر دیکھ لو، شانِ عطا کیا ہے
سنا جو پھول کے لب سے، عنادل جھوم اُٹھے ہیں
سرودِ نغمۂ صلِ علیٰ صلِ علیٰ کیا ہے

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری فکر کیا، فن کیا ہے، اُسلوبِ ثنا کیا ہے
خدا ہی علم رکھتا ہے، مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے
طلب سے بھی سوا دیتے ہیں وہ اپنے فقیروں کو
کسے معلوم ہے، لجپال کی حدِ عطا کیا ہے
رہا ہے مسکنِ شاہِ دو عالم (ﷺ) ایک مدت تک
سمجھ میں کیسے آئے عظمتِ غارِ حرا کیا ہے
قلم عاجز، سخن حیراں، شعور و فکر بھی ششدر
کڑی ہے آزمائش، نعت کا یہ مرحلہ کیا ہے
ورا ادراک سے ہے۔ جب مقام اُن کے غلاموں کا
تو پھر یہ کون بتلائے کہ شانِ مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے
اسی میں عافیت اپنی، اسی میں خیریت اپنی
بجز ذکرِ نبی (ﷺ) دردِ دل و جاں کی دوا کیا ہے
اک ایسی نعت لکھوں جو سَنَد بن جائے بخشش کی
سوا اس کے، میرے شعر و سخن کا مدعا کیا ہے
جمالِ رحمتِ عالم، کمالِ خواجۂ گیہاں (ﷺ)
حقیقت ہی حقیقت ہے، حقیقت کے سوا کیا ہے
حدیثِ مصطفیٰ (ﷺ) جب تک نہ حرزِ جان ٹھہرے گی
نہیں پہچان ہو سکتی، بُرا کیا ہے، بھلا کیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیاں لفظوں میں کیوں کر ہو، مدینے کی فضا کیا ہے
بتانا کتنا مشکل ہے، دیارِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ہے
ہوئی ہے سرنگوں یاں قیصر و پرویز کی شوکت
ذرا چشمِ فلک دیکھے، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا گدا کیا ہے
کلیم اللہؑ اوجِ طور، سدرہ کا سماں دیکھو
ہوئے جبریل حیراں شانِ محبوبِ خداؐ کیا ہے
لیا نام محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انبوہِ کلفت میں
بتاؤں کیسے میں تم کو، سکوں مجھ کو ملا کیا ہے
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ماننے والو! بنو تم ملتِ واحد
ہوئے تم ٹکڑے ٹکڑے کیوں، بھلا تم کو ہُوا کیا ہے
تمازتِ حشر کی یکسر نسیمِ جانفزا ہو گی
شفیعِ عاصیاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیارے دامن کی ہوا کیا ہے
سراپائے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حسنِ فطرت کے ہیں سارے رنگ
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"
ریاضِ جنۃ الفردوس میں سب کچھ ملا ہم کو
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در پہ آ کر دیکھ لو، شانِ عطا کیا ہے
سنا جو پھول کے لب سے، عنادل جھوم اُٹھے ہیں
سرودِ نغمۂ صلِ علیٰ صلِ علیٰ کیا ہے

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری فکر کیا، فن کیا ہے، اُسلوبِ ثنا کیا ہے
خدا ہی علم رکھتا ہے، مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ہے
طلب سے بھی سوا دیتے ہیں وہ اپنے فقیروں کو
کسے معلوم ہے، لجپال کی حدِّ عطا کیا ہے
رہا ہے مسکنِ شاہِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک مدت تک
سمجھ میں کیسے آئے عظمتِ غارِ حرا کیا ہے
قلم عاجز، سخن حیراں، شعور و فکر بھی ششدر
کڑی ہے آزمائش، نعت کا یہ مرحلہ کیا ہے
ورا ادراک سے ہے۔ جب مقام اُن کے غلاموں کا
تو پھر یہ کون بتلائے کہ شانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ہے
اسی میں عافیت اپنی، اسی میں خیریت اپنی
بجز ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دردِ دل و جاں کی دوا کیا ہے
اک ایسی نعت لکھوں جو سَنَد بن جائے بخشش کی
سوا اس کے، میرے شعر و سخن کا مدعا کیا ہے
جمالِ رحمتِ عالم، کمالِ خواجۂ گیہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
حقیقت ہی حقیقت ہے، حقیقت کے سوا کیا ہے
حدیثِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تک نہ حرزِ جاں ٹھہرے گی
نہیں پہچان ہو سکتی، بُرا کیا ہے، بھلا کیا ہے

کلی کھلتی ہے دل کی اور مل جاتے ہیں لب دونو
محبتوں سے "سنو" اسمِ محمد (ﷺ) کا مزا کیا ہے
چراغِ راہِ ایماں ہے، سراجِ بزمِ عرفاں ہے
نشانِ منزلِ ہستی ہے، اُن کا نقشِ پا کیا ہے
لگے جو زخم بھی، خاکِ مدینہ ڈال لیتا ہوں
نہیں پڑتا میں اس جھنجھٹ میں، مرہم کیا، دوا کیا ہے
متاعِ کیف و مستی بھی علاجِ دردِ ہستی بھی
بحمداللہ! شاہِ دیں (ﷺ) سے پایا ہم نے کیا کیا ہے
رہینِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے سربسر گلشن کا گلشن ہی
"یہ کلیاں، پھول، غنچے رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

....

یہ بندے جانتے ہیں، جلوۂ نُورِ خدا کیا ہے
یہ اندھے بُت بتائیں کیا، جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے
کوئی اے کاش پوچھے کہکشاں کی جلوہ باری سے
جمالِ صبح کیا ہے، جلوۂ شمس الھدیٰ کیا ہے
دبستانِ نبی (ﷺ) میں راز کھلتے ہیں حقیقت کے
کوئی نادان کیا جانے، نبی (ﷺ) کیا ہیں، خدا کیا ہے
نگاہِ عارفِ دوراں پہ یہ اَسرار کھلتے ہیں
شبِ اسریٰ میں نورِ مصطفیٰ (ﷺ) کا آسرا کیا ہے

ازل کے نور میں جھانکو تو یہ اَسرار کھل جائیں
ضیائے آگہی کیا ہے، سراج الانبیاء کیا ہے
لیے بیٹھا ہے کاسے میں دو عالم کی شہنشاہی
مرے آقا (ﷺ) کے دروازے کا یہ گونگا گدا کیا ہے
بس اتنا جانتا ہوں، اک بھکاری ہے مدینے کا
سمجھ میں کچھ نہیں آتا، صدائے بے صدا کیا ہے
نگاہِ عشقِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے کوئی پوچھے
کہ اوجِ زندگی کیا ہے، مقامِ اِتقا کیا ہے
خدا شاہد، رسولِ خیر (ﷺ) باطن کو سمجھتے ہیں
دلِ مجبور کی دھڑکن کے لب پر التجا کیا ہے
بہارِ گلستانِ مصطفیٰ (ﷺ) میں جھانک کر دیکھو
"یہ کلیاں، پھول، غنچے رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"
ستائے جا رہے ہیں کیوں رسولِ حق (ﷺ) کے دیوانے
مقدر میں لکھا کیا ہے، مشیّت کی رضا کیا ہے
لیے پھرتا ہوں دل کی جیب میں جنت کا پروانہ
نبی (ﷺ) کی یاد میں ہونٹوں پہ یہ "صلِ علیٰ" کیا ہے
بشیرؔ اس راز کو سمجھا ہے کوئی اور نہ سمجھے گا
خدا کی ابتدا کیا ہے، نبی (ﷺ) کی انتہا کیا ہے

بشیر رحمانی (لاہور)

....

اگر اتنا پتا چل جائے آقا (ﷺ) کا گدا کیا ہے
تو پھر اِس تخت و تاج و بادشاہی میں دھرا کیا ہے

جب آئے محسنِ انسانیت (ﷺ) تو تب کھُلا ہم پر
بُرائی کیا، بھلائی کیا، روا اور نا روا کیا ہے

یہ دربارِ رسالت ہے، یہاں دامن کو پھیلا دے
تری حالت سُدھر جائے گی ناداں! سوچتا کیا ہے

سرِ محشر چھپا لیں گے جسے سرکار (ﷺ) کملی میں
نہیں پوچھے گا رب اس سے کہ دُنیا میں کیا کیا ہے

مدینے میں بلا لیں، اب کہاں سے لاؤں اشک اِتنے
مرے آقا (ﷺ) مری آنکھوں میں رونے کو بچا کیا ہے

دعا مانگوں خدا سے جب نبی (ﷺ) کا واسطہ دے کر
صدائے غیب آتی ہے، تجھے درکار کیا کیا ہے

جو ہم ہیں اُمتی اُن (ﷺ) کے تو اس پر غور فرمائیں
ہماری زندگی کیا ہے، طریقِ مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے

درودِ پاک پڑھتے جائیں اور پڑھتے چلے جائیں
بھلا اس میں ہمارا ہے، بھلا اُن (ﷺ) کا بھلا کیا ہے

مجھے اک بوند مل جائے بس آقا (ﷺ) کے پسینے کی
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے"

مجھے تم دیکھ لینا جب مدینے سے میں لوٹوں گا
مجھے سلطانؔ بھی پوچھیں گے دامن میں دکھا کیا ہے

سلطانؔ محمود (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا سے پوچھ، شان و شوکتِ صلِ علیٰ کیا ہے
رسولِ پاک (ﷺ) سے سن، عظمتِ حمدِ خدا کیا ہے

دیا پیغام یہ بدر و اُحد کے جانثاروں نے
کسی کو کیا خبر، قدرِ محمد مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے

جنابِ سرورِ دیں (ﷺ) کے تبسّم کا تسلسل ہیں
یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے"

پناہِ عاصیاں ہے ان کا دامانِ شفاعت بھی
بروزِ حشر یہ کھل جائے گا، لطف و عطا کیا ہے

یہ ان کی رحمۃ للعالمینی ہی کے جلوے ہیں
جو پوچھو، عاصیوں پر یہ کرم کا سلسلہ کیا ہے

درودِ خالقِ اکبر ہے مدّاحی محمد (ﷺ) کی
درودِ پاک پڑھ بندے خدا کے، سوچتا کیا ہے

میں اُن کے ذکر سے شہزادؔ اپنا قد بڑھاتا ہوں
مری اوقات کیا ورنہ، مرا حرفِ ثنا کیا ہے

شہزادؔ مجددی

....

درِ اقدس کو بڑھ کے چوم لے اب دیکھتا کیا ہے
جہاں میں اس سے بڑھ کر اور مولا کی عطا کیا ہے

بچھا رکھا ہے دامانِ طلب دربارِ اطہر پر
ہمیں دُنیا کے شاہوں سے بھلا اب واسطہ کیا ہے

ہر اک لمحہ ثنائے سرورِ عالم (ﷺ) میں ہیں مصروف
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"
چھپا رکھا ہے اپنے سایۂ رحمت میں آقا (ﷺ) نے
مجھے معلوم ہی کب ہے، خطا کیا ہے، سزا کیا ہے
ثنا گوئی مِری ہے اک عطائے سرورِ عالم (ﷺ)
وگرنہ نعت کہنے کا مجھے کوئی پتا کیا ہے
مِرے آنسو ہی میرا حالِ دل سب اُن (ﷺ) سے کہتے ہیں
مِرے آقا (ﷺ) کو ہے معلوم، میرا مدعا کیا ہے
وہ بِن مانگے ہی بھر دیتے ہیں جھولی اپنے سائل کو
ہے سب معلوم آقا (ﷺ) کو کہ منگتا مانگتا کیا ہے

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

.....

زباں کیا ہے، بیاں کیا ہے، ادب کیا ہے، ادا کیا ہے
ہم اُن کا ذکر کرتے ہیں فلکؔ، اس کے سوا کیا ہے
نبی (ﷺ) کی یاد میں تر ہے ہمارا پیکرِ خاکی
یہ دل کیا ہے، یہ جاں کیا ہے، وفا کیا ہے، قبا کیا ہے
کبھی کچھ اُن سے سیکھا ہے، کبھی کچھ ان سے پایا ہے
محبت کیا، عقیدت کیا، سخاوت کیا، عطا کیا ہے
کبھی گھر میں سجا کر دیکھ لو محفل درودوں کی
تمھیں معلوم ہو جائے گا پھر، اُن کی عطا کیا ہے
شبِ غم کو ہی اُن کی یاد میں روشن سحر کر لے
دلِ بے تاب کچھ تو ہی بتا، تو چاہتا کیا ہے

سب اُن کے ذکر میں ڈوبے ہوئے رہتے ہیں روز و شب
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"
میں ان کی دید کا طالب ہوں، کہہ دوں گا سرِ محشر
اگر وہ مجھ سے پوچھیں گے کہ تیرا مدعا کیا ہے
فلکؔ بیٹھیں گے ہم بھی گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں
ابھی سے بے قراری کیوں، ابھی تم کو ہوا کیا ہے

اشفاق فلکؔ (لاہور)

.....

اگر میں یہ سمجھ جاؤں، مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے
تو پھر یہ سوچنا ہو گا کہ جینے میں رکھا کیا ہے
حوالہ ہو پسینے کا اُسی اک جسمِ اطہر کے
تو پھر یہ بوئے مشکِ عنبر و مشکِ حنا کیا ہے
سمجھ جاؤ گے، جا کر اہلِ دل کے پاس بیٹھو تو
محمد مصطفیٰ (ﷺ) سے پیار کرنے کا صلہ کیا ہے
رسولؐ اللہ (ﷺ) کے اصحابؓ کیا تھے، بن گئے کیا کیا
جدا ہر ایک کا منصب ہے، دیکھو مرتبہ کیا ہے
میں بیٹھا نعت لکھنے کو تو لکھواتے گئے ہیں وہ (ﷺ)
ارے اب پوچھتے کیوں ہو، بتا! بحرِ عطا کیا ہے
یہی کہتے ہوئے آتے ہیں واں سے زائریں سارے
سکونِ قلب سے ظاہر ہے، طیبہ کی ہوا کیا ہے

بہ پیشِ الفتِ سرکار (ﷺ) نظروں میں مری آسیؔ
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"

آسیؔ سلطانی (کراچی)

....

خدا جانے حبیبِ کبریا صلِ علیٰ کا مرتبہ کیا ہے
اور اِس رُتبے کی جانے ابتدا کیا، انتہا کیا ہے
سوا آقا (ﷺ) کی الفت کے، مرے دل میں رکھا کیا ہے
مدینے میں رسائی کے سوا میری دُعا کیا ہے
اہمیت نبی (ﷺ) کی نعت کی خالق نے سمجھائی
بتایا ہے انھوں نے، رب کی تحمید و ثنا کیا ہے
حقیقت یہ بتائے گا تمھیں طیبہ کا ہر زائر
مقابل آبِ طیبہ کے، بھلا آبِ بقا کیا ہے
خدا نے بیشتر کاموں سے پہلے، پوچھا سرور (ﷺ) سے
بتا محبوب تُو، اِس باب میں تیری رِضا کیا ہے
اگر پوچھے کوئی الفاظ کی حُرمت کے بارے میں
تو کہنا بے جھجک، نعتِ پیمبر (ﷺ) کے سوا کیا ہے
بتائے گا یہ رضواں پیشوائی کے لیے آ کر
درودِ پاکِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا صلہ کیا ہے
حقیقت آپ زشت و خوب کی کیا کوئی پا سکتا
بتایا ہم کو آقا (ﷺ) نے، بھلا کیا ہے، بُرا کیا ہے

کوئی جو دُوسرا اس جا پہ ہوتا تو بتا سکتا
شبِ اسرا پیمبر (ﷺ) نے کہا کیا ہے، سنا کیا ہے
جواب "لَنْ تَرَانِیْ" پانے والے سوچتے ہوں گے
کہ معراجِ نبی (ﷺ) میں "اُدْنُ مِنِّیْ" کی صدا کیا ہے
اُلُوہیت کی نورانیتیں گنبد پہ چھا چھا کر
بتاتی ہیں ہمیں، معبودِ برحق کا پتا کیا ہے
بوقتِ صبحِ صادق اُٹھ کے نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) کہہ لے
سمجھ پائے اگر کوئی کہ پیغامِ صبا کیا ہے
اِسے تو حرفِ "لَوْلَاکَ لَمَا" کا جانیے معنیٰ
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے"
یہ واضح کر دیا ہے اب بہت سے نعت خوانوں نے
کہ جلبِ منفعت کی صورتیں کیا ہیں، ریا کیا ہے
نفی میں لے جواب آخر، کوئی محمودؔ گر پوچھے
علاوہ الفتِ آقا (ﷺ) کے، راہِ اِتقا کیا ہے؟

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ پاکِ سلطانِ مدینہ (ﷺ) جب سے دیکھا ہے
نہیں ہے شہر کوئی اِس سے اچھا، دل یہ کہتا ہے
پڑھی جبریلؑ نے اقصیٰ میں تکبیرِ اقامت تھی
امام الانبیاء ہونا فقط آقا (ﷺ) کا حصہ ہے
مثال اِس کی نہیں ملتی کہیں کونین میں بیشک
جسے بوسے دیے جبریلؑ نے، وہ اُن کا تلوا ہے
کسی نے بھی اگرچہ ان کا سایہ ہی نہ دیکھا تھا
مگر ہر چیز پر سرکارِ رحمت (ﷺ) ہی کا سایہ ہے
نسیمِ خوشگوار آئے نہ گر گلزارِ طیبہ سے
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے"
دُھلے سارے کے سارے داغِ عصیاں اُس کے دامن سے
نبیٔ رحمت و رافت (ﷺ) کے جو روضے پہ آیا ہے
مِرے چاروں طرف جشنِ بہاراں ہو گیا برپا
جونہی تنہائی میں سرسبز روضہ یاد آیا ہے
پہنچ کر اُن کے در پر میرا یا رب! دم نکل جائے
کہ مرنا اُن کے در پر بالیقیں جنت میں جانا ہے
کوئی پروا نہیں مجھ کو ذکیؔ! خورشیدِ محشر کی
کہ مجھ پر اُن کی رحمت کا ہمیشہ سایہ رہتا ہے

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل دیوانۂ طیبہ کو یا رب! یہ ہُوا کیا ہے
نہ بستی میں، نہ گلشن میں، نہ صحرا میں بہلتا ہے
مِرے آقا (ﷺ) کا ہے کردار سب پر ظاہر و باہر
مگر جو ماورائے فکر ہے، وہ اُن کا رُتبہ ہے
جفائیں کرنے والوں کو دُعائیں ہی جو دیتا ہو
سوا اُن کے کسی نے بھی سنا ہے اور نہ دیکھا ہے
مبارک اِس لیے دیتا ہوں میں رہگیرِ طیبہ کو
کہ جو طیبہ کو جاتا ہے، وہی جنت کا رستہ ہے
مِرے دل کا تقاضا ہے کہ اُس کی چوم لوں آنکھیں
جو روضے کی زیارت سے مشرّف ہو کے آیا ہے
کرے وہ ناز اِس پر جس قدر بھی، اتنا ہی کم ہے
درِ سرکار (ﷺ) پر جانے کا موقع جس نے پایا ہے
پریشاں حال لوگوں کو یہی کہتے سنا میں نے
سکوں ملتا ہے جس کو دیکھ کر، وہ اُن کا روضہ ہے
خدایا! ہو ترے محبوب (ﷺ) کے صدقے میں وہ پوری
بقیعِ پاک میں مدفن کی جو دل میں تمنا ہے
حرم میں اُن کے پہنچا تھا تو کہتا تھا یہ دل مجھ سے
لپٹ جا اُن کی چوکھٹ سے ذکیؔ! اب سوچتا کیا ہے

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد (ﷺ) سے عقیدت میرے دل میں سب سے زیادہ ہے
منوّر یوں ہے میرا دل، کہ یہ دل بھی مدینہ ہے
زیارت جس کی ہر اک قلبِ مومن کی تمنا ہے
یقیناً دو جہاں میں مصطفیٰ (ﷺ) ہی کا سراپا ہے
سنہری جالیوں کے سامنے نعتیں پڑھوں میں بھی
تمنا ہے مِرے دل کی، یہی میرا ارادہ ہے
میں نعتیں کیوں نہ لکھوں الفتِ سرکار (ﷺ) میں پیہم
مجھے سرکار (ﷺ) کو ہر حال میں آخر منانا ہے
پڑھو اُن پر درود اتنا، پڑھو اُن پر سلام اتنا
کہ آخر وہ بھی کہہ دیں ایک دن، ہاں! یہ بھی میرا ہے
محمد (ﷺ) نام کا روشن دِیا جب سے رکھا میں نے
اُسی دن سے مِرے گھر میں اُجالا ہی اُجالا ہے
مِرے سرکار (ﷺ) کا مجھ پر کرم بے حد کرم ہے یہ
میں بھٹکا جب بھی رستے سے، انھوں نے ہی سنبھالا ہے
نظر کے سامنے آئے جونہی وہ گنبدِ خضرا
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے"
تجھے انساں بنا کر اُمتِ سرکار (ﷺ) میں بھیجا
خدا کا شکر کر آسی کہ تو رتبے میں اعلیٰ ہے

آسی سلطانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمن میں ہر طرف اک زمزمہ صلِ علیٰ کا ہے
نبی (ﷺ) تشریف لے آئے، خوشی کا ہر سو نغمہ ہے
محمد (ﷺ) ہی کے صدقے میں ہوئی تخلیق ہر اک شے
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے"
سنہری جالیاں ہیں، ہاتھ باندھے رو رہے ہیں ہم
ہماری آنکھ سے پیہم رواں اشکوں کا دریا ہے
ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی ہے نظر ہم پر
فدا ہو جائیں ہم اُن پر، یہی دل کی تمنا ہے
ہمارے قلب میں بے شک مکیں ہیں سرورِ عالم (ﷺ)
ہمیں دونوں جہاں میں اپنے آقا (ﷺ) کا سہارا ہے
اُسی دربار پر عریاں کریں گے دل کے زخموں کو
معالج زخمِ دل کا ہے وہ، جو فوقِ مسیحا ہے
کرم کی ہو نظر ہم پر، ہماری التجا سُن لیں
ہمیں اے سرورِ عالم (ﷺ) زمانے نے ستایا ہے
نگاہِ دل سے دیکھو روضے میں جھلمل ستارے ہیں
خدا کے نور کا مظہر یقیناً کملی والا (ﷺ) ہے
جو دیکھا روضۂ اقدس، پگھلتا ہے ہمارا دل
یہیں تحلیل ہو، یہ آرزو دل کی خدایا ہے
شعاعیں نور کی سرکار (ﷺ) کے روضے سے آتی ہیں
منور نورِ ایماں سے ہمارا قلب ہوتا ہے

کریں ہم کیفیت کیسے بیاں اُس باغِ جنت کی
زباں عاجز ہماری ہے، ہمارا نطق گونگا ہے
نہیں محتاج یہ شمس و قمر کا گنبدِ خضرا
جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) سے پھول یہ روضہ چمکتا ہے

تنویر پھول

.....

شہِ دوراں (ﷺ) جلا دل کی ہے، آنکھوں کا اُجالا ہے
خدا نے جس کو اپنے نور کے سانچے میں ڈھالا ہے
گُل جنت سے زیبا تر نبی (ﷺ) کا ناک نقشہ ہے
مہ و انجم سے دل کش آپ (ﷺ) کا نقشِ کفِ پا ہے
''یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے''
جمالِ سرورِ دیں (ﷺ) کی اداؤں کا کرشمہ ہے
ہر اک راندے ہوئے کا شاہِ دیں (ﷺ) ملجا و ماویٰ ہے
تو مظلوموں، یتیموں، کسمپرسوں کا سہارا ہے
عمل اُسوہ پہ کرنا آپ (ﷺ) کے، قرآن کی رُو سے
یقیناً اُمتِ بیضا کی ہر مشکل کا چارہ ہے
پیمبر (ﷺ) آخری ہیں آپ اور ختمِ نبوت ہی
قیامت تک مسلمانوں کا دُنیا میں عقیدہ ہے
قریبِ گنبدِ خضرا ہوائے جانفزا آئی
لگا ایسے، ارم کا کُھل گیا جیسے دریچہ ہے
بنی نوعِ بشر کے دل حسیں کردار سے جیتے
کہ کردار آپ (ﷺ) کا خلقِ خدا میں سب سے اعلیٰ ہے

خزاں کا دور تھا باغِ جہاں میں آپ سے پہلے
جسے مثلِ بہاراں آپ (ﷺ) نے آ کر نکھارا ہے
میں نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) صلِ علیٰ لکھوں بھی تو کیسے
نہ فن پر دسترس مجھ کو نہ مدحت کا سلیقہ ہے
جو انساں دل سے رہتا ہے مطیعِ سرورِ دوراں (ﷺ)
وہی حافظ یقیناً کامرانِ دین و دُنیا ہے

حافظ محمد صادق

.....

''یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے''
حبیبِ کبریا (ﷺ) کے حُسن کا ہلکا سا جلوہ ہے
''یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے''
رسولِ پاک (ﷺ) کے عطرِ بدن کا ایک جھونکا ہے
نبی (ﷺ) کے فیض سے سیراب کرتا ہے زمانے کو
کمی آتی نہیں جس میں، مدینہ ایسا دریا ہے
گھٹانے سے کسی کے گھٹ نہیں سکتا ہے یہ ہرگز
نبی (ﷺ) کا ربِ تعالیٰ نے کیا ارفع جو چرچا ہے
اُسی انساں کو ہوتی ہے خدا کی معرفت حاصل
محبت کا نبی (ﷺ) کی جس کے دل میں پھول کھلتا ہے
مدینے میں برستی ہے مسلسل نور کی بارش
وہاں تو شب کو بھی دن کی طرح رہتا اُجالا ہے
ہمارے واسطے محبوبِ رب (ﷺ) کا اُسوۂ کامل
دو عالم میں فلاح و کامرانی کا ذریعہ ہے

مجھے بھی یا خدا! اُن کی زیارت سے مشرف کر
وہ ذاتِ دلربا جس پر خدائی ساری شیدا ہے

الٰہی! بخش دے میری خطاؤں کو طفیل اس کے
تجھے اپنی ہر اک مخلوق میں جو سب سے پیارا ہے

ہوئے غم دور سارے اور ہوئیں حل مشکلیں اس کی
کسی نے جب مدد کے واسطے اُن کو پکارا ہے

میں عاجزؔ اُن کی رفعت کا بیاں کرنے سے عاجز ہوں
زمیں کیا، آسماں کیا، عرش پر بھی جن کا شہرہ ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

خوشا جو اسوۂ سرکار (ﷺ) کو رہبر سمجھتا ہے
یہ جس کا حال ہے، روشن اُسی بندے کا فردا ہے

فقط قَوْسَیْن و اَوْ اَدْنیٰ سے یہ معلوم ہوتا ہے
میانِ خالق و محبوبِ خالق (ﷺ) فاصلہ کیا ہے

عقیدت نے اگر بندے کی پلکوں کو بھگویا ہے
تو وہ خوش بخت ابرِ رحمتِ سرور (ﷺ) میں بھیگا ہے

کلامِ رب ہے حرفِ آخر آقا (ﷺ) کی محبت کا
سوا رب کے، نبی (ﷺ) کی نعت پر کس کا اجارہ ہے

حبیبِ پاک (ﷺ) پر رب نے نبوّت ختم فرما دی
نبوت کا جو اب دعویٰ کرے، وہ شخص جھوٹا ہے

کسی کو شک و شبہ ہو تو طیبہ دیکھ لے جا کر
مقابل گنبدِ خضرا کے، ہر اک رنگ پھیکا ہے

جو سمجھے ماتباعِ سرورِ عالم (ﷺ) کی اہمیت
وہی خوش بخت ہے وہ فرد، جو دانا ہے، بینا ہے

برتنا تم نہ اِغماض ان کی تعلیماتِ احسن سے
کہ یوں تو بالیقیں دُنیا و عقبیٰ کا خسارہ ہے

جسے وارفتگی کے ساتھ الفت ہے پیمبر (ﷺ) سے
شدائد راہِ دیں میں جھیل کر بھی مسکراتا ہے

حیات و موت حِفظِ حرمتِ سرور (ﷺ) میں ہو جس کی
اسی کا جینا اچھا ہے، اسی کا مرنا جینا ہے

نعوتِ پاک سے ہو گا نہ دایاں ہاتھ بھی خالی
بھری فردِ عمل میں گو معاصی کا پلندا ہے

جہاں کے شپّرہ چشموں نے کب نورِ نبی (ﷺ) دیکھا
دبیز اک ظلمتوں کا ان کی نظروں پر جو پردہ ہے

بھری تیری محبت کی بھلا اوقات کیا ٹھہرے
حبیبِ پاک (ﷺ) کو خود خالقِ عالم نے چاہا ہے

منار و قبّۂ سرور (ﷺ) ئیں جب سے دیکھ آیا ہوں
حسیں سے بھی حسیں منظر جو دُنیا کا ہے، دھندلا ہے

اگر محمودؔ کے آقا (ﷺ) گنہگاروں کے شافع ہیں
تو یہ ہے معصیت پیشہ، گنہگاری میں یکتا ہے

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد مصطفیٰ (ﷺ) آئے' بہاروں ہی کا چرچا ہے
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"
مدینے کے گلستاں پر ہوئیں قرباں' بہاریں سب
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"
جو دیکھا باغِ طیبہ' آ گیا رضوان حیرت میں
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"
گلابِ باغِ ہاشم ہی نے رونق باغ کو بخشی
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"
وجودِ پنجتنؑ کا یہ اشارہ ہے زمانے میں
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ اور گلِ ہاشم
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"
وہی ہیں رحمتؐ للعالمینؐ لائے بہاریں ہیں
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"
سنو تنویر پھولؔ! آقا (ﷺ) کی آمد کا ہے یہ صدقہ
"یہ کلیاں' پھول' غنچے' رنگ و بُو' موجِ صبا کیا ہے"

تنویر پھولؔ

سید ہجویر نعت کونسل
کا
۶۹واں (چھٹے سال کا دسواں)

ماہانہ طرحی حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ

چوپال (ناصر باغ' لاہور)
۴۔اکتوبر ۲۰۰۷ء (جمعرات) افطار اور نمازِ مغرب کے بعد

صاحبِ صدارت: ڈاکٹر میاں ظفر مقبول (ایم اے۔ پی ایچ ڈی)
مہمانِ خصوصی: ابوالنعیم اقبال حسین نمی (کالم نویس)
مہمانِ اعزاز: پروفیسر میاں مقبول احمد
(سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج' شاہدرہ)
مہمان شاعر: شاکر کنڈان (مدیر سہ ماہی "عقیدت" سرگودھا)
میزبان: حاجی مقبول احمد ضیا
(میرج ہٹ' پاک بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن)
ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

مصرعِ طرح:
"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے' وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"
شاعر:
سید اشرف علی ہلال جعفری
(وفات: ۱۵۔اکتوبر ۲۰۰۱ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ان کے اوج کی انتہا، حدِ آسماں سے گزر گئے
جو دبے دبے سے بصد ادب ترے آستاں سے گزر گئے

وہی جلوہ گاہِ ازل بنی، وہی حُسنِ راہِ عمل بنی
وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے

وہ فضائے حشر بدل گئی، وہ بساطِ حشر سمٹ گئی
کہ وہ رحمتوں کو بکھیرتے صفِ عاصیاں سے گزر گئے

بس انھی کی ایک مثال ہے، یہ انھی کا حُسنِ کمال ہے
وہ حدِ گماں سے گزر گئے، وہی لامکاں سے گزر گئے

وہی زندگی کو سمجھ گئے، بخدا وہی تو ہیں جاوداں
غمِ مصطفیٰ (ﷺ) میں جو مَر گئے، وہ غمِ جہاں سے گزر گئے

کہاں ان کی گردِ رہِ سفر، کہاں جبرئیلؑ کو یہ خبر
وہ کہاں کہاں پہ ٹھہر گئے، وہ کہاں کہاں سے گزر گئے

سُمِ راہوارِ رسول (ﷺ) کی جنھیں جستجو تھی ہلالؔ نو
وہ سجا کے پلکوں کی انجمن رہِ کہکشاں سے گزر گئے

سید اشرف علی ہلالؔ جعفری

حمدِ خالق و مالک جل جلالہ

"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"
تری رحمتوں سے مرے خدا، وہ مقام سارے سنور گئے
تو ہی بحرِ غم کا کنارا ہے، تو ہی بے کسوں کا سہارا ہے
جنھیں مل گیا ترا آسرا، وہی لوگ پار اُتر گئے
ترے حکم پر نہیں چلتے جو، ترے قہر سے نہیں ڈرتے جو
ترا خوف بھی نہیں رکھتے جو، وہ سبھی عذاب نگر گئے
تو علیم ہے تو خبیر ہے، تو حفیظ ہے، تو قدیر ہے
تو سنوار دے اے خدا! مرے، جو خیال و خواب بکھر گئے
بطفیلِ سرورِ دوسرا (ﷺ) یہ قبول عرض ہو اے خدا
سرِ حشر اُن پہ بھی ہو کرم، جو عزیز میرے گزر گئے
ہے یہ التجا مری اے خدا، مجھے پھر سے شہرِ کرم دکھا
کہ مجھے مدینہ گئے ہوئے کئی ماہ و سال گزر گئے
مرے دل میں بھی ہے یہ آرزو، ترا کعبہ ہو مرے روبرو
وہ ہیں خوش نصیب مرے خدا، ترے بندے جو ترے گھر گئے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

وہ جو عازمینِ حرم ہوئے، جو طواف کعبے کا کر گئے
وہی خوش نصیب ہیں دہر میں جو خدائے پاک کے گھر گئے
جو نگاہِ لطف و کرم ہوئی سبھی گرد روح کی چھٹ گئی
لیا اسمِ ذاتِ عظیم جب تو خمار سارے اُتر گئے

وہ قسم خدا کی، شہید ہیں، وہ قریبِ ربِّ مجید ہیں
جو رہِ وفا پہ چلے سدا جو خدا کے نام پہ مر گئے
ہے خدا کا حکم ادب سے آ، وہاں سر جھکا کے تو رہ کھڑا
"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"
جو ہیں رہروانِ رہِ نبی (ﷺ)، وہی اولیاءؒ ہیں مجددی
وہ جو اِتباعِ رسول (ﷺ) میں غمِ این و آں سے گزر گئے

محمد شہزاد مجددی (لاہور)

....

وہ ہزار قسموں کے رنج و غم مرے پیچھے جو تھے پڑے ہوئے
وہ بس اک وظیفے کی مار تھے، ٹلے وردِ اسمِ قدیر سے
جسے فہم رب نے عطا کیا، وہ جیے تو دیں کے لیے جیے
جسے شعر گوئی کا فن ملا، وہ ضرور حمدیں کہا کرے
رہِ اِتباعِ رسول (ﷺ) پر کوئی بندہ دل سے جو چل پڑے
یہ ہے وعدہ ربِّ غفور کا کہ خدا خود اس کا محب بنے
ہے نظامِ رب مستقیم خط، فقط اِس پہ انسانیت چلے
کہ بصورتِ خطِ منحنی ہیں جہاں کے دوسرے زاویے
یہ ہے فرض بندے پہ، دھیان سے وہ کلامِ ربِّ جہاں سُنے
سُنے اور سینے میں دے جگہ، اور اُس پہ دل سے عمل کرے
وہ جو دینِ رب کے لیے جیے، وہ جو دینِ رب کے لیے مَرے
وہ ہیں فرد دانش و علم میں، جنھیں کفر کہتا ہے سرپھرے
یہی التجا ہے رشیدؔ کی سبھی شاعرانِ عزیز سے
رہِ حمد و نعت پہ مَیں چلا، مرے ساتھ آپ بھی آیئے

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیارِ چشمِ حضور (ﷺ) کے کسی گوشے میں بھی ٹھہر گئے
وہی عکسِ رشکِ جناں بنے، وہی نقش خوب نکھر گئے

شہِ دیں (ﷺ) کے فیضِ نگاہ سے سبھی رنج و درد ہَوا ہوئے
بہ طفیلِ نسبتِ مصطفیٰ (ﷺ) مرے بگڑے کام سَدھر گئے

کیا حرزِ جاں جو درود کو، کیا وردِ لب جو سلام کو
مری مشکلیں سبھی حل ہوئیں، مرے بگڑے کاج سنور گئے

بحضورِ شافعِ اُمّتاں، بجنابِ ہادیٔ اِنس و جاں (ﷺ)
بہ قدم مجال نہ ہو سکی تو غلام اُن کے بہ سر گئے

جو برائے طیبہ نکل پڑے، وہ رہِ بہشت پہ چل پڑے
میں نثار اُن کے نصیب پر، بخدا جو طیبہ نگر گئے

وہ جو ظلمتوں میں اسیر تھے، وہ جو تیرگی کے سفیر تھے
درِ ماہِ طیبہ (ﷺ) کے فیض سے وہی بن کے بانگِ سحر گئے

ترے اسمِ پاک کی رحمتیں، ترے ذکرِ خیر کی برکتیں
ملا جسم کو ابدی سُکوں، سبھی زخم روح کے بھر گئے

ترا بحرِ جُود رواں دواں، تری رحمتیں ہیں زماں زماں
ترا مہرِ لطف ہے ضوفشاں کہ نقوشِ وقت سنور گئے

مٹی معصیت، ملی تمکنت، کہی نعت، پائی ہے عافیت
ہوئی سرخرو مری عاقبت، مرے سارے بوجھ اُتر گئے

ہوئے سر بسجدہ تمام بُت، وہاں آج بھی ہے بہار رُت
''وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے''

ہو جلال و حشمت و سروری کہ عروج و عظمت و برتری
درِ مصطفیٰ (ﷺ) سے گزر ہوا تو بڑے ادب سے ٹھہر گئے

رہی نازشؔ اُن کی وِلا ہمیں سدا جان سے بھی عزیز تر
گئے ہم کسی بھی طرف مگر، یہی لے کے زادِ سفر گئے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

...

مرے خار زارِ وجود کو گل و نسترن سے جو بھر گئے
وہی لمحے حاصلِ زندگی ہیں جو ان کے در پہ گزر گئے

میں چلا جو اسوۂ پاک پر، مرے مصطفیٰ (ﷺ) ہوئے راہبر
مجھے بندگی کی سَنَد ملی، مرے سارے کام سنور گئے

یہ کمال ہے شہِ دین (ﷺ) کا، دیا درس صدق و یقین کا
جو اَٹے تھے شرک کی دُھند سے، وہ نقوش سارے نکھر گئے

یہ جو نور ہے شبِ قدر کا یہ ہے فیض سیّدِ بدر کا
اسے طاق رات میں ڈھونڈنے کا حضور (ﷺ) حکم ہیں کر گئے

ہیں قسیمِ رحمتِ رب وہی، سبھی رحمتوں کا سبب وہی
شہِ دوسرا (ﷺ) ہی کے جُود سے جو تہی تھے ظرف، وہ بھر گئے

یہ وہی ہے ارضِ مقدسہ، جہاں چلتے پھرتے تھے مصطفیٰ (ﷺ)
انہی راستوں سے مرے نبی (ﷺ) کئی بار بہرِ سفر گئے

ملے بندگی کے وہیں نشاں، بنی سجدہ گاہ وہاں وہاں
''وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے''

محمد شہزاد مجددی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ خبر کسے، وہ کہیں رُکے نہ رُکے، کہاں سے گزر
یہ خبر مجھے مِرے دل نے دی، سرِ عرش اپنے ہی گھر
وہ پیمبری کا کمال ہیں، نہیں اُن کے بعد پیمب
جو حروفِ وحی اترنے تھے، وہ تمام اُن (ﷺ) پہ اُتر
وہ نقوشِ چہرۂ دلکشا وہ نجوم جلوۂ
جونہی اُن پہ کوئی نظر اُٹھی تو اُسی پہ کر کے اثر
وہ تو نور ہیں، ہمیں کس طرح بشری نظر سے دکھائی
یہ انھی کے نور کا عکس ہے جو ہماری روح میں بھر
انھیں "لَا اِلٰـــــــہ" پہ مان ہے، اسی مان کے وہ امین
یہ پیمبری سے بعید ہے کہ وہ تیغِ کفر سے ڈر
جو مہک نہیں کسی اور میں، بس اسی مہک نے بتا
وہ نکل کے گھر سے مدینہ شہر کی کس گلی میں کدھر
وہی حشر میں ہوئے سرخرو، انھیں آپ (ﷺ) کی ہوئی دید
جو سلام اور درود پڑھتے ہوئے جہاں سے گزر
ہمیں دیکھیے، ہمیں آپ (ﷺ) ہی کی تلاش تھی کہ اماں
جونہی آپ (ﷺ) حشر میں مل گئے تو خوشی سے چہرے نکھر
ہمیں یاس پر تو یقیں نہیں، ہمیں آس پر تو یقین
ابھی مدعا نہ بیاں ہوا، ہمیں بے نیاز وہ کر

محمد بشیر رزمی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"
تھے حسین چہرے بھی جس قدر، انھیں دیکھتے ہی اُتر گئے
یہ حدیثِ پاک ہے دوستو! جو بتائی ابنِ عمرؓ نے ہے
کہ وہ سارے خُلد میں جائیں گے جو پہنچ کے طیبہ میں مَر گئے
جنھیں سب سے پیارے حضور (ﷺ) تھے، وہ خوشی سے پل سے گزر گئے
جنھیں دشمنی تھی حضور (ﷺ) سے، وہ جہاں سے خاک بہ سر گئے
ہیں درِ نبی (ﷺ) کی عنایتیں، وہاں جا کے روتے بھی ہنس پڑے
وہ بھی لوٹ آئے ہنسی خوشی کہ جو لے کے دامنِ تر گئے
تھا جنھیں بھی پیار حضورؐ سے تھا حضور (ﷺ) کو بھی اُنھی سے پیار
تھے اگرچہ مفلس و بے ہنر وہ تو پھر بھی طیبہ نگر گئے
رہے عمر بھر جو بھی گامزن شہِ مُرسلینؐ ہی کے اُسوہ پر
یہی دیکھا سب نے کہ اُن کے ہی دمِ مرگ چہرے نکھر گئے
جو رسولِ خیر (ﷺ) کے نام پر کرے اپنے قلب و جگر فدا
اسی خوش نصیب کے جتنے تھے سبھی بگڑے کام، سنور گئے
مرے اپنوں نے پسِ مرگ جب مجھے گورِ تیرہ میں رکھ دیا
تو اُجالے حسنِ حضور (ﷺ) کے مِری قبر میں بھی بکھر گئے
نہیں اس میں کوئی بھی شک ذکیؔ! یہ مشاہدات کی بات ہے
جو چلے ہیں حکمِ حضور (ﷺ) پر وہی بگڑے لوگ سُدھر گئے

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہوئی روشنی ہے وہاں وہاں وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے

وہ فضائیں مُشک فشاں ہوئیں، وہ جدھر جدھر سے گزر گئے

میں نثار اُن کی عطاؤں پر، میں فدا ہوں اُن کی اداؤں پر

ہوئے مہرباں ہیں وہ جن پہ بھی، وہی لوگ طیبہ نگر گئے

مجھے رشک آئے نہ کس طرح اُن خوش نصیبوں کی موت پر

جو پہنچ کے شہرِ امان میں درِ شاہِ طیبہ (ﷺ) پہ مَر گئے

جونہی راہِ تیرہ کو دیکھ کر مرے چشم و دل ہوئے مضطرب

تو اُجالے نعتِ حضور (ﷺ) کے مری شش جہت میں بکھر گئے

مرا تجربہ ہے ذکیؔ یہی، مجھے جس پہ پختہ یقیں بھی ہے

نہیں اُن دنوں کا بدل کوئی جو درِ نبی (ﷺ) پہ گزر گئے

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

....

''وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے''

وہی راہیں نور فشاں ہوئیں، سبھی راستے وہ نکھر گئے

یہ مرے نبی (ﷺ) کا کمال ہے، یہ انھی کا حسنِ مقال ہے

کہ بُلایا آپ نے جس گھڑی تو قدم پہ چل کے شجر گئے

تھا وہ کون عرش پہ جو گیا، وہ جو لامکاں کا مکیں ہوا

ہے جواب اس کا فقط یہی، بخدا رسولِ غفر (ﷺ) گئے

نہ ہو دل میں حُبِّ نبی (ﷺ) اگر، تو کوئی عمل نہیں کارگر

اُسے حشر میں کہا جائے گا، ترے سب عمل بے اثر گئے

کبھی "لا" زباں سے نہیں کہا، کوئی خالی لوٹا نہیں گدا

ہوئیں پوری اُن کی مرادیں جو شہِ دو جہاں (ﷺ) کے نگر گئے

جو شرف خدا نے انھیں دیا، وہ کسی کو بھی نہیں مل سکا

کہ نبی (ﷺ) کی قربتِ خاص میں گئے تو عتیقؓ و عمرؓ گئے

کبھی زندگانی میں جب ہُوا مجھے مشکلات کا سامنا

تو پڑھا نبی (ﷺ) پر درود، تب مرے بگڑے کام سنور گئے

مجھے اِن کے صدقے میں رب ملا، یہی قبلہ ہیں مرے دین کا

جو نہ مانیں گے انھیں پیشوا، وہی سُوئے نارِ سقر گئے

شبِ اِسرا میں شہِ دوسرا، گئے عرشِ پاک سے ماورا

ہے وہ کون جو یہ بتا سکے، وہ کہاں کہاں سے گزر گئے

تھی مدینہ جانے کی آرزو کہ رہوں حضور (ﷺ) کے روبرو

وہ بُنے تھے میں نے جو شوق سے، مرے سارے خواب بکھر گئے

وہ گھڑی بھی آئے نصیب سے کہ میں دیکھوں روضہ قریب سے

کہے کوئی عاجزؔ بے نوا سوئے طیبہ بارِ دگر گئے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نبی (ﷺ) سے کرتے تھے دشمنی، وہ نظر سے رب کی اُتر گئے
جو بنے تھے بوجہل و بولہب، وہ ذلیل ہو کر ہی مر گئے
وہ بلالؓ ہوں، وہ صہیبؓ ہوں یا کہ ہوں وہ سلمانِ فارسیؓ
وہ جو اُن کے قدموں میں آ گئے، ان کے بخت فوراً سنور گئے
جو فدا ہوئے شہ (ﷺ) کی ذات پر، وہ مرے نہیں وہ مرے نہیں
جو نثارِ ذاتِ نبی (ﷺ) ہوئے، وہ جہاں سے بن کر اَمر گئے
کوئی قتل کرتا تھا بیٹیاں، کوئی برملا ڈاکے ڈالتا
جو بگڑ کے حیوان تھے بنے، وہ نفوس کیسے سدھر گئے
جنھیں چاہیں در پر بلائیں وہ، ہٹیں راہ سے سب رکاوٹیں
جنھیں اذن آقا (ﷺ) سے مل گیا، وہ حجاز بے بال و پر گئے
وہ جگہ مثالِ جناں بنی، وہ مقام خوشبو سے بھر گیا
''وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے''
تو چمن سے نکلا ہے پھول اور ہے دیارِ مغرب میں آ گیا
زہے ان کی قسمت کی خوبیاں جو وطن سے طیبہ نگر گئے

تنویر پھول (نیویارک، امریکا)

....

جو سیاہ سحر میں شاہِ دیں (ﷺ)، کبھی لے کے نورِ سحر گئے
وہ نظر نظر میں سما گئے، وہ جگر جگر میں اُتر گئے
وہ حکیم ہیں، وہ علیم ہیں، وہ سلام ہیں وہ سلیم ہیں
وہ مقامِ گلشنِ دیں ہوا، وہ بہارِ شوق جدھر گئے

وہ جلیل بھی ہیں، جمیل بھی، وہ عدیل بھی ہیں، خلیل بھی
وہ جو شر زدوں میں کبھی گئے، وہیں نورِ خیر ٹھہر گئے
وہیں گلستانِ شعور ہے، وہیں رنگ و بو کا ظہور ہے
''وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے''
جو رہِ سفر میں قدم رُکے، تو سقر کے شعلے بجھا دیے
وہ مکانِ دہر سے جب چلے، خطِ لامکاں پہ ٹھہر گئے
یہ رسول (ﷺ) کی ہیں کرامتیں، یہ حضورؐ کی ہیں عنایتیں
وہیں شعلے شر کے بجھا دیے، وہ نقیبِ خیر جدھر گئے
یہ نقوشِ پا کا ہے معجزہ کہ نمودِ شمس و قمر ہوئی
کہ جنازہ شام کا اُٹھ گیا، جو شبیہِ نُورِ سحر گئے
کوئی فلسفی نہ ٹھہر سکا، کوئی بت پرست نہ رُک سکا
جو دلیلِ نطق نبی (ﷺ) سُنی، تو سبھی کے چہرے اُتر گئے
سرِ راہِ دینِ الٰہ میں جو کرم گروں پہ ستم ہوئے
کبھی شر کی جو آئیں شکایتیں، وہیں خیر خواہ بشر گئے
یہ کرم ہے فیضِ کریم کا، یہ رواجِ لطفِ عمیم ہے
جو فسردہ شمعِ طلب ہوئی تو چراغِ بزم نظر گئے
میں اسیرِ دامِ گناہ تھا، میں شریکِ جُرمِ سیاہ تھا
جو کرم ہوا ہے رسول (ﷺ) کا، تو مرے نصیب سدھر گئے
میں بشیرؔ غم کا اسیر تھا، درِ گمرہی کا فقیر تھا
جو کرم کیا ہے کریم نے، تو مرے نصیب سنور گئے

بشیر رحمانی

وہاں آسماں نے بلائیں لیں' وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے
وہاں کہکشائیں اتر پڑیں' وہ جہاں جہاں سے گزر گئے
میں خیال و خواب کی گو مگو میں بٹا رہا تھا یہ زندگی
ملا اذنِ نعتِ رسول (ﷺ) جب تو نصیب میرے سنور گئے
میں لبِ مسافتِ شہرِ جاں کھڑا چشمِ تر رہا دیکھتا
مرے رازدانِ حیات جب لیے شوق بارِ دگر گئے
میں ہوں خاک زاد مگر مجھے ہے غرور نسبتِ پاک پر
کہ ضیائیں لے کے جہاں سے کتنے ہی جانے شمس و قمر گئے
مجھے اعتبارِ وجود بھی جو ملا تو ذکرِ رسول (ﷺ) سے
مرے ذہن میں تھے رچے ہوئے جو "اگر" گئے جو "مگر" گئے
وہ سکندر اپنے نصیب کے انھیں انکشافِ حیات بھی
وہ جنھیں بُلاوا دیا گیا وہ جو پاک طیبہ نگر گئے
شاکر کنڈان (سرگودھا)

....

مرے روز و شب مرے مصطفیٰ (ﷺ)! تری نعت ہی سے نکھر گئے
تھے جو بخت بگڑے ہوئے کبھی' وہ ثنا سے خود ہی سنور گئے
وہیں جنتیں' وہیں گلستاں' وہی کہکشائیں ہیں بن گئیں
"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے' وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"
جو گئے نبی (ﷺ) کے دیار ہم' گئے آسماں کے بھی پار ہم
اسی آستان پہ دوستو' سبھی روح و جاں سنور گئے
لیا نام آقا (ﷺ) کا جس گھڑی' تو کنارے کشتی بھی جا لگی
جو بلا کی موج تھی تھم گئی' جو تھے پانیوں میں بھنور' گئے
ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے' وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"
بکمالِ خلقِ عظیم وہ دل و جاں میں سب کے اُتر گئے
جو سہارا میں نے کبھی لے لیا شہِ دیں (ﷺ) کی نعت سرائی کا
تو خدا کے فیضِ عمیم سے مرے بگڑے کام سنور گئے
وہ نشاں دُوئی کا مٹا گئے' ہمیں حق کا رستہ دکھا گئے
جو کبھی کسی سے نہ ہو سکا شہِ دین (ﷺ) کام وہ کر گئے
ہے یہ قولِ سرورِ بحر و بر (ﷺ) کہ منافقین ہیں سر بسر
جو نہ وعدہ اپنا نبھا سکے' جو قسم اُٹھا کے مکر گئے
جو بہم بگڑتے تھے روز و شب جو فساد کرتے تھے بے سبب
مرے آقا (ﷺ) آئے جہاں میں تو انھیں کر کے شیر و شکر گئے
دیا درس آپ (ﷺ) نے پیار کا' دل اسی سے خلق کا موہ لیا
لیا ہاتھوں ہاتھ عوام نے' وہ جہاں بھی کر کے سفر گئے
جو نبی (ﷺ) کو دیتے تھے گالیاں جو کریہہ کستے تھے پھبتیاں
اُنھیں رب نے پکڑا عذاب میں تو درونِ قعرِ سقر گئے
حافظ محمد صادق

....

جو نبی (ﷺ) کے عاشقِ خاص تھے وہ جہاں سے ہو کے اَمَر گئے
وہ نبی (ﷺ) کے در پہ ٹھہر گئے' اور اسی مقام پہ مَر گئے
کوئی شاہ ہو کہ وزیر ہو' ہو خواص میں کہ عوام میں
جو رسولِ پاک (ﷺ) سے پھر گئے' وہ ہمارے دل سے اُتر گئے
جہاں نفرتیں تھیں جہان میں' جہاں انتہا پہ تھی دشمنی
انھیں دیں نبی (ﷺ) نے محبتیں' وہ جہاں سے شیر و شکر گئے
محمد اسلام شاہ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"
وہیں خاکِ پائے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دلِ تار نور سے بھر گئے

نہ تو قلب میں کوئی سوز تھا، نہ نفس میں گرمیٔ عشق تھی
یہ عطائے مہرِ حجاز ہے کہ صدور نور سے بھر گئے

ہے کمالِ سیدِ مُرسلیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ چمک اٹھی ہے جبیں جبیں
جنھیں دیکھیں پیار سے شاہِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہی سارے چہرے نکھر گئے

اے شفیقِ اِنس و شجر حجر، ہیں سلام خواں ترے بحر و بر
ہیں صبا و ابر درود خواں، تیرا نام لیتے گزر گئے

ہیں غلام جتنے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے، ہیں نصیب اُن کے عروج پر
یہی دیکھتا ہے زمانہ سب، وہی لوگ طیبہ نگر گئے

جو ہیں ڈوبے عشقِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں، وہ ہیں غرق ایک سُرور میں
انھیں اس کی بھی نہ خبر ہوئی کہ وہ بحرِ غم سے گزر گئے

یہ نبیؐ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا فیض ہے جو میں نعت گوئے رسولؐ ہوں
میرے بکھرے بکھرے خیال تھے، اُسی فیض سے جو سنور گئے

میں محبِّ آلِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں، میں تو خاکِ پائے بتولؓ ہوں
میں ہوں کربلائی و حیدری، مِرے دین و دُنیا سنور گئے

دلِ شاہزاد کی آرزو کہ رہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روبرو
مگر اے نصیب وہ کیا کرے، کئی ماہ و سال گزر گئے

شہزاد بخاری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی ہم بھی سیدِ دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ترے آستاں سے گزر گئے
وہیں اپنا دل ہے یہ رہ گیا، وہیں اپنی جاں سے گزر گئے

تھی ادھر ہی نور کی کہکشاں، تھا ادھر سرور کا اک جہاں
"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"

کوئی آفتاب ہے بن گیا، کوئی ماہتاب ہے بن گیا
وہی ذرے راہِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جو تھے، آسماں سے گزر گئے

وہی کامیاب جہاں میں ہیں، وہی لاجواب جہاں میں ہیں
جو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عشق میں دوستو، یہاں اپنی جاں سے گزر گئے

وہی داستان سجا گئے، وہی داستان بچا گئے
جو ثنا میں لکھے حروف کچھ میری داستاں سے گزر گئے

ریاضؔ احمد قادری

مِرے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہے مرتبہ کہ وہ آسماں سے گزر گئے
وہ تو ایک وقتِ قلیل ہی میں کہاں کہاں سے گزر گئے

اِسے کفر مانتا کس طرح، جو کبھی ہوا، نہ کبھی سنا
کہ یہ واقعہ ہی عجیب تھا کہ وہ ہر گماں سے گزر گئے

وہ ملے خدا سے کچھ اس طرح کہ بچا نہ دونوں میں فاصلہ
یہ انھی کا ظرفِ عظیم ہے کہ وہ لامکاں سے گزر گئے

وہ جگہ تو اب بھی ہے مشک زا، وہ حرم ہو یا کہ ہو مقبرہ
"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"

درِ مصطفیٰ (ﷺ) ہی کے فیض سے جو سکوں ملا تو سکوں سے ہوں
مری زندگی میں ہزار غم مرے قلب و جاں سے گزر گئے

آسیؔ سلطانی (کراچی)

جہاں راہ میں تھے سب انبیاءؑ، وہ وہاں وہاں سے گزر گئے
کہ برائے قربِ خدا نبی (ﷺ) ہر اک آسماں سے گزر گئے

ملا مصطفیٰ (ﷺ) کو پیامِ رب، تو بس ایک پل میں حبیبِ حق (ﷺ)
ہوئے یوں رسا سرِ لامکاں کہ زماں مکاں سے گزر گئے

کوئی عرض شہرِ رسول (ﷺ) میں نہ کی ہم نے اپنی زبان سے
یہ کنائے چشمِ خموش کے تھے کہ ہم بیاں سے گزر گئے

انھیں پیار آقا حضور (ﷺ) سے تو خلوص مسجد سے تھا انھیں
کوئی در پہ حاضر تھے آپ کے، کوئی آستاں سے گزر گئے

انھیں میرے آقا حضور (ﷺ) سے ملی رہنمائی یہ ہر قدم
وہ جو لوگ پہنچے ہیں چاند تک، وہ جو کہکشاں سے گزر گئے

ہوئیں مستنیر وہ منزلیں، ہوئے مستنیر وہ راستے
"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"

ہیں رشیدؔ کیسی محبتیں کہ پہنچ کے شہرِ حضور (ﷺ) میں
ہوئی آپ کی پھر مُراجعت، کیوں نہ آپ جاں سے گزر گئے

راجا رشید محمودؔ

سید ہجویر نعت کونسل

کا۱۰۷واں (چھٹے سال کا گیارھواں)

ماہانہ حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

یکم نومبر ۲۰۰۷ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال (ناصر باغ، لاہور)

صاحبِ صدارت: محمد شہزاد مجددی

مہمانِ خصوصی: نصیر احمد (ریسرچ سکالر ایم فل۔ جی سی یونیورسٹی لاہور)

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت"/ جنرل سیکرٹری "مجلسِ سخن" رجسٹرڈ)

مصرعِ طرح:

"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

شاعر:

اذکار ازہر خاں ازہر درانی

(وفات: ۱۳ دسمبر ۱۹۹۲)

۲۰۰۷ کا گیارھواں طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

''گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیامِ عید بن کر اِس طرح ماہِ عرب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیا
ہزاروں تشنہ کاموں کے لیے دورِ طلب آیا

جب ان کا ذکر آتا ہے تو محفل جھوم اُٹھتی ہے
کہ جیسے غم کے ماروں کے لیے جامِ طرب آیا

فرشتوں نے اُنھیں جھک جھک کے دیکھا آسمانوں سے
گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا

چلے جب تھام کر دامن وہ دو عالم کی رحمت کا
شتربانوں کو بھی تہذیب سے جینے کا ڈھب آیا

چلیں جو سائرِ عرشِ بریں کی راہ سے ہٹ کر
اُنھی اقوام پر اللہ کا غیظ و غضب آیا

ملے اذنِ حضوری تو میں جاؤں سر کے بل ازہرؔ
کہ اُس دربار میں روح الامیںؑ بھی باادب آیا

(اذکارِ ازہر خان) ازہر دُرّانی

حمدِ خالق و مالک جل جلالہ

گئے گزروں کو آخر بندگی کرنے کا ڈھب آیا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

حصارِ نورِ اسمِ ذات جس دل کو ہُوا حاصل
قریب اس دل کے کوئی خطرۂ ابلیس کب آیا

کوئی قرآن کی آیت ہو یا ارشادِ قدسی ہو
زبانِ مصطفیٰ (ﷺ) سے ہو کے ہر فرمان رب آیا

یہی دُنیا میں ہے تا حشر بس اللہ کی رسّی
لیے قرآن جگ میں اک نرالی تاب و تب آیا

کہیں وَالنَّجْم کی صورت کہیں وَالطَّارِقُ کہہ کر
قسم فرمائی اس محبوب (ﷺ) کی، جو وقتِ شب آیا

نہ خالی لوٹ کر جائے درِ اُمّید سے تیرے
ترا بندہ ترے در پر الٰہی! جاں بلب آیا

سرِ بزمِ جناں حمد و ثنا کے لے کے نذرانے
کہا احباب نے، وہ دیکھیے شہزادؔ اب آیا

محمد شہزادؔ مجددی (لاہور)

کمالات و صفات و ذات و اسما میں کوئی تیرا
نہیں ہے یا خدا! ہمسر، مماثل، ثانی اور ہمتا

اَحد بھی تو، حَکم بھی تو، صمد بھی تو ہے، عادِل تو
تو ہی واحِد، تو ہی قادِر، تو ہی ماجِد، تو ہی یکتا

سبھی ڈرتے ہیں مولا تیری شانِ بے نیازی سے
جسے چاہے نوازے تو، جسے چاہے کرے رسوا

رسولِ پاک (ﷺ) کا گستاخ ہے بے شک ترا گستاخ
جسے اُن سے محبت ہے، تجھے بھی ہے وہی پیارا

تری تسبیح میں رطب اللساں رہتی ہے جب ہر شے
مجھے بھی یا خدا! ذوقِ عبادت مرحمت فرما

چھما چھم رحمتیں برسائیں ان پر اے خدا! تو نے
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

الٰہی! یہ دُعا بھی تو مری منظور فرما لے
تری ہی یاد سے آباد ہو جائے یہ دل میرا

میں یا رب! کیوں نہ قرباں جاؤں تیری اس عنایت پر
مجھے تو نے جو آقا (ﷺ) کی غلامی کا شرف بخشا

الٰہی! تو ہی میرے دین و ایماں کی حفاظت کر
کہ اکثر مجھ پہ ہوتا رہتا ہے شیطان کا حملہ

خدایا بخش دے دُنیا میں ہی سارے گُنہ میرے
نہ مجھ سے پوچھنا محشر میں تو نے ہے کیا کیا کیا

دُعا ہے عاجزِ مسکین کی یا رب! یہی تجھ سے
سبب کوئی بنا دے پھر درِ آقا (ﷺ) پہ جانے کا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

حمدِ خالق و مالک جل جلالہ

خدا کی بارگاہِ ناز سے "ہاں" میں جواب آیا
اسے دے کر نبی (ﷺ) کا واسطہ جب بھی ہے کچھ مانگا

ہے وہ رحمٰن اور قدّوس اور قیّوم اور توّاب
وہی قادر، وہی وارث، وہی قابض، وہی مولا

خدائے مہرباں نے خاص رحمت ان پہ فرمائی
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

خدا کی مہربانی سے گنہ بخشے گئے ان کے
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

کسی کے سامنے جھکتے نہیں، گرتے نہیں وہ لوگ
کہ مشکل وقت میں "اللہُ اکبر" جن کا ہے نعرہ

پریشانی میں، مشکل میں پکاروں گا خدا ہی کو
سوا جس کے نہیں ہے کوئی بھی مشکل کشا میرا

زمانے بھر میں قسمت کا سکندر میں بھی کہلاؤں
وِلائے کبریا کا پاس ہو میرے جو سرمایہ

زمیں پر سر ہو اور دل بارگاہِ رب میں حاضر ہو
تمنا ہے یہ عاجزؔ کی کہ ہو ایسے ادا سجدہ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

خدایا! بے نواؤں، بے کسوں اور بے سہاروں کا
فقط تو ہی سہارا، آسرا، ملجا ہے اور ماوا

کبھی بھٹکوں نہ راہِ حق سے میں بہرِ نبیِ پاک (ﷺ)
چلوں اس راہ پر یا رب! میں جو ہے راستہ سیدھا

الٰہی! ہو کرم محبوب (ﷺ) کے صدقے میں مجھ پر بھی
چمک اُٹھے ترے جلووں سے یہ قلبِ سیَہ میرا

تو اپنی معرفت، اپنی محبت اور رضامندی
پئے سرکار (ﷺ) مجھ کو بھی خدایا! رحمت فرما

مری جو عادتیں بد ہیں، سبھی وہ دور ہو جائیں
اطاعت تیری ہی کرتے بسر ہو زندگی مولا

الٰہی! بہرِ مُرشد یہ کرم بھی مجھ پہ فرما دے
بوقتِ موت مجھ کو ہو عطا دیدار آقا (ﷺ) کا

پئے سرکار (ﷺ) میرے دین و ایماں بھی رہیں محفوظ
مجھے بھی لُوٹنے کا نفس و شیطاں کا ہے منصوبہ

الٰہی! ہو گئے نازل ترے اَلطاف اُن پر بھی
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

ادا کیسے کروں گا شکر تیرے اس کرم پر میں
مری گردن میں بھی ڈالا ہے ڈورا غوثِ اعظمؒ کا

پئے محبوب (ﷺ) مولا بخش دے اس عادی مجرم کو
ندامت کے سوا عاجزؔ ترا کچھ بھی نہیں رکھتا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

حمدِ خالق و مالک جل جلالہ

تری ساری صفاتِ پاک یا رب! سب سے ہیں بالا
کوئی بھی ثانی و ہمتا نہیں تیرا، تو ہے یکتا
جسے چاہے تو عزت دے، جسے چاہے تو ذلت دے
سبھی محتاج ہیں تیرے مگر تو سب سے بے پروا
غنی بھی تو، قوی بھی تو، ولی بھی تو، علی بھی تو
تو ہی مغنی، تو ہی معطی، تو ہی مبدی، تو ہی مولا
تو ہی اول، تو ہی آخر، تو ہی ظاہر، تو ہی باطن
تو ہی باقی، تو ہی باری، تو ہی ہادی، تو ہی داتا
سوا تیرے، عبادت کے نہیں لائق کوئی یا رب
تو ہی خالق، تو ہی مالک، تو ہی معبود ہے سب کا
ہر اک مخلوق کو تو ہی کھلاتا ہے، پلاتا ہے
تو ہی جوّاد ہے، رزّاق ہے اور تو ہی ان داتا
تری ہی شان یا رب لَمْ یَلِدْ ہے اور لَمْ یُوْلَدْ
اَحَد بھی تو، صمد بھی تو، نہیں تیرا کوئی ہمتا
دوا کو زہر کر دے، زہر کو تریاق فرما دے
مُرض بھی اور شفا بھی دسترس میں ہے ترے مولا
خدائے قادرِ مطلق! تری قدرت پہ قرباں میں
کیا ہے ایستادہ آسمانوں کو جو بے پایہ

ترا عاجز اگرچہ بے عمل ہے اور مجرم ہے
الٰہی! مستحق ہے پھر بھی تیرے لطف و رحمت کا

محمد ابراہیم عاجز قادری

معاصی چھٹ گئے اور بڑھ گیا نیکی کا سرمایہ
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
خدا کی رحمتیں برکھا کی صورت ہو گئیں نازل
جو رُوئے بندۂ عاصی پہ ایماں کا نکھار آیا
اُسی کے فضل سے بگڑے ہوئے سب کام بنتے ہیں
کرم اُس ذاتِ باری کا گنہگاروں کے کام آیا
وہی داتا عطا کرتا ہے سب کو رزقِ بے پایاں
اُسی ذاتِ کریمی سے ہی پایا، جس نے جو پایا
اُسی کے نام سے رطب اللساں ہیں خاکی و نوری
اُسی کا اسمِ اعظم عرشِ اعظم کا ہے ہم پایہ
ترنّم ریز اس کے ذکر میں مشغول ہیں سارے
سحر دم طائروں نے حمد کے نغمات کو گایا
تڑپ کرتی ہے پیدا بندۂ مومن میں یاد اُس کی
اُسی کے ذکر ہی نے اُس کے جان و دل کو گرمایا
اِسی اُمّید پر نیّر کٹے جاتے ہیں روز و شب
قضا طیبہ میں آئے گر وہاں مجھ کو خدا لایا!

ضیا نیّر (لاہور)

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
خدائے پاک و برتر نے قبول اُس کو بھی فرمایا

ہُوئے ہیں ایک ہی پل میں گنہ سارے معاف اُس کے
کہ جس نے کعبۂ رب کی زیارت کا شرف پایا

مجھے اپنا وہ رونا اور تڑپنا یاد ہے اب تک
ترے گھر میں خدایا! جب میں پہلی بار تھا آیا

بجز بطحا و طیبہ یہ کہیں بہلا' نہ بہلے گا
الٰہی! اِس دلِ مضطر کو میں نے لاکھ بہلایا

خدایا! تیرے ہی لُطف و عنایت نے تسلّی دی
میں جب بھی کثرتِ رنج و مصائب سے ہوں گھبرایا

ادا کیسے ہو یا رب! شکر تیری اِس نوازش کا
مِرا ہر مسئلہ الجھا ہوا تو نے ہی سلجھایا

کسی کے سامنے دستِ طلب پھیلاؤں میں کیسے
مجھے تو نے ہی یا رب! جب عطا سب کچھ ہے فرمایا

الٰہی! اُن کی بھی بہرِ نبی (ﷺ) اصلاح فرما دے
مجھے جن میرے اپنوں کے رویّے نے ہے تڑپایا

ذکیؔ! تنہائی میں جب یاد آئی چاہِ زمزم کی
تو بھر کر جام زمزم کا تصوّر سامنے لایا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

خدا کو شعرِ مدحِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) بھایا
رسولِ پاک (ﷺ) نے حمدِ خدا پر مجھ کو اُکسایا

انا کے خول میں شاعر پھنسے رہتے ہیں' پر میں نے
خدا کی حمد سے پہلے انا کے قصر کو ڈھایا

مقابل مجھ تہی کیسہ کے' قارونِ جہاں کیا ہے
ہے حمد و نعتِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) میرا سرمایہ

قناعت کی جنھیں توفیق دی ربّ دو عالم نے
زر و مالِ جہاں کو ان بہی بختوں نے ٹھکرایا

وساطت تو درودِ پاکِ سرور (ﷺ) ہی کی تھی جس نے
دُعا کو بارگاہِ خالقِ عالم میں پہنچایا

عبادت کے لیے ہر بار کعبہ کو گیا' لیکن
حقیقت یہ ہے' میں خالق کو بھی نعتیں سنا آیا

گیا محشر کا ڈر دل سے کرم سے ربّ اکبر کے
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

خدا پر اس کا ایماں تھا' زباں پر حمد جاری تھی
مسلماں اِس طرح محمودؔ عصیاں کوش کہلایا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خزاں کی رُت گئی، رنگِ بہاراں کا سبب آیا
ریاضِ آب و گِل میں جب گُلِ عالی نسب آیا
بہ فیضِ رحمتِ عالم (ﷺ) ہوئی کافور ہر زحمت
جہانِ مرگ میں انسان کو جینے کا ڈھب آیا
اندھیروں میں جو کالی ناگنیں لہرا گئیں ہر سُو
نظر افروز ہو کر جلوۂ محبوبِ رب (ﷺ) آیا
رسولِ خیر (ﷺ) شر کی وادیوں میں جس گھڑی اُترے
بدن میں نکہتِ جاں، روح میں کیفِ طرب آیا
حیاتِ نو کی فرحت اُس کو بخشی حق تعالیٰ نے
مسیحِ وقت کے در پر جو کوئی جاں بلب آیا
خدا نے عرش سے رحمت کے تحفے اُس کو بھیجے ہیں
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
نبیؑ تو سیکڑوں آئے مگر ان کا نہیں ثانی
فضائے رنگ و بو میں آپ (ﷺ) جیسا کوئی کب آیا
اُسے فیّاضِ عالم نے حقیقت کی ضیا بخشی
عجوبہ لے کے جس دم اُن کے در پر بوالعجب آیا
سحر حاضر ہوئی ہے میرے دل کے آستانے پر
محمد (ﷺ) کا بُلاوا مجھ کو جس دم نیم شب آیا
مجھے مہتابِ حق نے سرخوشی کی چاندنی بخشی
مِرا حرفِ طلب اشکوں میں ڈھل کر لب پہ جب آیا

مصائب میں کسی نے جب محمد (ﷺ) کی دُہائی دی
مدد کو محسنِ انسانیت محبوبِ رب (ﷺ) آیا
وہ جس نے رحمتِ یزداں کی عظمت کو نہیں مانا
اُسی بدبخت کے حصّے میں خالق کا غضب آیا
نبی (ﷺ) کے ہجر میں تڑپا بھی ہوں، رویا بھی ہوں اکثر
وصالِ سرورِ عالم (ﷺ) میسّر مجھ کو تب آیا
حمیدؔ صابری نے اُن کی نعتیں پیش کیں جس دم
سرِ محشر شفاعت کے لیے محبوبِ رب (ﷺ) آیا

صاحبزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

....

قطعہ

کہیں "مَا اَغنٰی عَنہُ مَالُہٗ" اور "مَا کَسَبْ" آیا
کبھی "تَبَّتْ یَدَا" کا تازیانہ تا "وَ تَبّ" آیا
تری ناموس کا خود قادرِ مطلق محافظ ہے
حمایت میں تری یا مصطفیٰ (ﷺ)! قرآن سب آیا

شہزادؔ مجددی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ محشر نہ کام اپنے کوئی نام و نسب آیا
برائے مغفرت، لطفِ شہنشاہِ عرب (ﷺ) آیا

پریشانی بڑھائی گردشِ ایام نے میری
سکوں دل کو میسّر اُن کی رحمت کے سبب آیا

طلب سے بھی سوا اُس کو عطا آقا (ﷺ) نے فرمایا
درِ اقدس پہ جیسی بھی کوئی لے کر طلب آیا

غلاموں کو وہ کب ہولِ قیامت میں بھلا دیں گے
کبھی دشمن پہ بھی جن کو نہیں غیظ و غضب آیا

پریشانی ڈھلی راحت میں اُن کے ذکر کے صدقے
دل و جاں کو سکوں اسمِ پیمبر (ﷺ) کے سبب آیا

حضور (ﷺ) آئے نہ تھے تو ہم تھے حیوانات سے بدتر
حضور (ﷺ) آئے تو سب کو زندگی کرنے کا ڈھب آیا

عطا اُس کو ہوئی ہیں نعمتیں کیا کیا بحمد اللہ
درِ محبوب (ﷺ) پر جب بھی کوئی حاجت بہ لب آیا

خِرد تھی دُودۂ آدم کی صدیوں سے تہی دامن
خزانے حکمتوں کے بانٹنے اُمّی لقب (ﷺ) آیا

بہ فیضِ سیرتِ اقدس ہوئے بچّوں پر مشفق ہم
بزرگوں کا دل و جاں سے ہمیں کرنا ادب آیا

کوئی مصرع، کوئی جملہ، کوئی مضموں، کوئی فقرہ
بجز نعتِ رسولِ پاک (ﷺ) میرے دل میں کب آیا

مٹے عصیاں، پڑھے درجات نازش رحمتیں برسیں
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

خدا کو سربکف انسانیت پر رحم جب آیا
جہاں میں رحمتٌ للعالمیں (ﷺ) عالی نسب آیا

وہ جب لوٹا تو لایا ساتھ اندازِ مسیحائی
درِ خیر الوریٰ (ﷺ) پر جو مریضِ جاں بلب آیا

کٹی جاتی ہے اس اُمّید پر عمرِ رواں اپنی
ہمیں پیغامِ طیبہ سے لو اب آیا، لو اب آیا

بہا کر لے گیا وہ ساتھ اپنے، معصیت ساری
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

وہ قرآں ہو کہ ہو دینِ مبیں یا تحفۂ وحدت
ہمارے ہاتھ جو آیا، محمد (ﷺ) کے سبب آیا

اندھیرے جاں بچانے کے لیے چاروں طرف بھاگے
کچھ ایسی تمکنت کے ساتھ وہ ماہِ عرب (ﷺ) آیا

جمیلؔ ایسا حسیں، ایسا کوئی صادق، امیں ایسا
بہت آئے زمانے میں مگر آقا (ﷺ) سا کب آیا

صادق جمیلؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسالت کے فلک پر جب وہ خورشیدِ عرب آیا
خجالت کے عَرَق میں غرق ہو کر جسمِ شب آیا
مٹی ہر ظلمتِ شرک و ضلالت فیض سے اُن (ﷺ) کی
لیے پیغامِ حق روح الامیںؑ بھی باادب آیا

...............ق

جو گستاخ نبی (ﷺ) ہے اُس پہ ہے اللہ کی لعنت
پڑھو قرآن، دیکھو کیسا ذکرِ بُولہب آیا
بنی ہاشم میں گو وہ تھا مگر تقویٰ سے عاری تھا
ہُوا فی النارِ دوزخ اور نہ کام اُس کے نسب آیا

....

یہ نعمت بے بہا ہے، سرورِ عالم (ﷺ) جو لائے ہیں
برائے نوعِ انساں آخری پیغامِ رب آیا
نبی (ﷺ) کے شہر کی جانب رواں ہے رہروِ خستہ
یہ کہتا ہے دلِ مضطر مدینہ آیا، اب آیا
ہُوا محسوس دل میرا پگھل کر بہ گیا اندر
سنہری جالیوں کے سامنے لمحہ عجب آیا
خطائیں دُھل گئیں، رحمت کے بادل چھا گئے اُن پر
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
ملا طیبہ کا گلشن پھولؔ تجھ کو رب کی رحمت سے
ترے گلزارِ ہستی میں خوشا دورِ طرب آیا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلک سے مثلِ بارانِ کرم ہے فضلِ رب آیا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
سرور و کیف کا عالم نہ لفظوں میں بیاں ہو گا
پڑھی جب نعت آقا (ﷺ) کی، مزا مجھ کو عجب آیا
ہر عاصی کو مبارک ہو۔ ہے میلادِ شفیعِ کُل (ﷺ)
خدا کا شکر اب ہم سب کی بخشش کا سبب آیا
زباں خاموش ٹھہری، لفظ بے وُقعت نظر آئے
درِ سرور (ﷺ) پہ کوئی حرف ان ہونٹوں پہ کب آیا
حضورِ سرورِ کُل (ﷺ) سارے ہی انساں برابر ہیں
غلامی میں جو آیا، چھوڑ کر حسب و نسب آیا
ملا جو حکم دربارِ رسالت سے غلاموں کو
تو پھر صدّیقِ اکبرؓ لے کے اپنا مال سب آیا
یہ انوارِ رسولِ ہاشمی (ﷺ) کا معجزہ ٹھہرا
فروزاں دن سے بھی ہو کر وہاں ہے وقتِ شب آیا
طلب سے بھی سوا اس در سے پایا ہے سوالی نے
حضورِ روضہ ہونٹوں پر ہے جب حرفِ طلب آیا
ریاضؔ ان (ﷺ) کی ثنا گوئی کو ہے درکار سوزِ دل
ملا خونِ جگر ان میں، اثر نعتوں میں تب آیا

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری فکر کو تبدیل ہونے کا سبب آیا
وہ چہرہ جب نظر آیا' ہمیں بھی کچھ ادب آیا

خدا کے نور نے تشکیل پائی رہنمائی کو
زمانے میں بشر کے روپ میں محبوبِ رب (ﷺ) آیا

کسی محفل میں اُٹھنے بیٹھنے کا ڈھب نہ آتا تھا
انھیں دیکھا تو ہم کو زندگی کرنے کا ڈھب آیا

کسی صورت بدل سکتی نہیں انسان کی فطرت
نجابت کا سراپا صاحبِ حسب و نسب آیا

مرے چاروں طرف بہنے لگے رحمت کے سرچشمے
محمد مصطفیٰ (ﷺ) کا نام نامی دل میں جب آیا

مرے دل نے محمد (ﷺ) کو پکارا' سرخوشی لوٹی
مرے نزدیک چپکے چپکے غم کا لمحہ جب آیا

جونہی میں نعت کے اشعار کہہ بیٹھا' صدا آئی
ترے ہاتھوں میں آزادی کا پروانہ تو اب آیا

جسے چاہا نہیں رزمی کہاں ممکن کہ آ پاتا
مدینے میں جو آیا' ہو کے اُن سے منتخب آیا

محمد بشیر رزمی (لاہور)

''گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا''
پیامِ مغفرت خلاقِ ہر عالم سے تب آیا

مدینے سے بُلاوے کا جو پیغامِ طرب آیا
قبالہ گویا فردوسِ بریں کا بے طلب آیا

نبی (ﷺ) کے در پہ دریوزہ گری کا نخل جب بویا
تو پھل خوش ذائقہ طُرفہ سرِ شاخِ طلب آیا

مری نظموں میں' میری نثر میں' میری خطابت میں
نبی (ﷺ) کے غیر کی مدحت میں کوئی جُملہ کب آیا

اسے ڈگری ''سُپرلیٹو'' عطا کی ربِّ عالم نے
کلامِ پاک میں سرکار (ﷺ) کا جو بھی لقب آیا

وہ شاعر جس نے نعتِ سرورِ عالم (ﷺ) نہیں لکھی
سلیقہ شاعری کا اس کو' اب آیا' نہ تب آیا

ہوئے مسرُور جن کے ہونٹ تذکارِ پیمبر (ﷺ) سے
نہ ایسے خوش نصیبوں کی طرف رنج و تعب آیا

تعلّق اس کا کیا سرکارِ والا (ﷺ) کے اَب و جَد سے
بنی ہاشم میں یوں کہنے کو نامِ بُولہب آیا

ادب کے ڈھنگ سیکھے جا کے شہرِ سرورِ کُل (ﷺ) میں
وہاں بھی مَیں مؤدّب تھا' وہاں سے باادب آیا

ترے لب آشنا ''صلِ علیٰ'' سے لازماً ہوں گے
کہیں تیری طرف رضواں لپکتا بے سبب آیا؟

اگرچہ کوششیں اِس باب میں ہیں سیکڑوں اس کی
کہاں محمود کو نعتِ نبی (ﷺ) کہنے کا ڈھب آیا

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
ہُوا اُن کے سروں سے دور درد و غم کا ہر سایہ
مِرا دل فُرقتِ روضہ کے باعث جب بھی گھبرایا
مِری ڈھارس بندھانے وہ خیالوں میں چلا آیا
بتاؤ تو، کسی کا مرتبہ گر اُن سے بالا ہے
حبیب اپنا جنھیں قرآن میں رب نے ہے فرمایا
کسی نے شاہِ دیں (ﷺ) کا گرچہ سایہ ہی نہ دیکھا تھا
مگر ہر ایک شے پر ہے اُسی بے سایہ کا سایہ
عمل اس پر بھی ہو اے مومنو! قرآن میں ہم سے
اِطاعت اُن (ﷺ) کی کرنے کے لیے رب نے ہے فرمایا
شرف حاصل ہُوا جب اُن کے روضے کی زیارت کا
ریاض الجنّۃ میں تب شکر کے سجدے بجا لایا
شفیعِ حشر مانا جس کسی نے بھی انھیں دل سے
شفیعِ حشر کا محشر میں ہو گا اُس پہ ہی سایہ
مدینے سے مِری جانب نسیمِ خوشگوار آئی
مِرا جب غنچۂ دل صرصرِ غم سے ہے مرجھایا
مُبرّا احتسابِ حشر سے ہو جائے گا وہ بھی
مدینے میں ذکیؔ! ہم نے پیا ہے اور جو کھایا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
رسولِ خیر (ﷺ) کی رحمت کا اُن پر ہو گیا سایہ
جونہی مجھ ایسے عاصی کی زباں پر ہے درود آیا
مِرے آقائے رحمت (ﷺ) نے قبول اُس کو بھی فرمایا
تصوّر میں جو نقشِ گنبدِ سرسبز لہرایا
طراوت آنکھ نے پائی، دلِ مضطر کو چین آیا
وہ بے سایہ ہیں بیشک، پھر بھی میرا اِس پہ ایماں ہے
کہ چھایا ہر جہاں پر اُن کی رحمت ہی کا ہے سایہ
رسولانِ سلفؑ نے گرچہ پائے مرتبے اعلیٰ
مگر محبوبِ رب (ﷺ) جیسا نہ کوئی پا سکا پایہ
کہا آقا (ﷺ) نے، اُس کی بھی شفاعت مجھ پہ واجب ہے
مِرے روضے کی جس نے ہے زیارت کا شرف پایا
یہ فرمایا نبی (ﷺ) نے تم خیال اِس کا سدا رکھنا
کہیں بھوکا نہ سویا ہو تمھارا کوئی ہمسایہ
کہوں گا جا کے روضے پر، قبول اِس کو بھی فرما لیں
بنا کر نعت کے پھولوں کے گلدستے جو ہوں لایا
ذکیؔ! جب بھی لکھی ہے یا پڑھی ہے یا سُنی ہے نعت
مِرے ہونٹوں پہ فوراً "اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَام" آیا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جونہی میرے تصوّر میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا روضہ لہرایا
مِرے دل سے درود اُبھرا، مِرے لب پر سلام آیا
خدا نے رحمۃٌ للعالمیں جس کو ہے فرمایا
ہے نام اُس کا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آمنہ بی بیؓ کا ہے جایا
مجھے جب گرمیٔ آلام کی شدت نے جھلسایا
تو فوراً میرے سر پر اُن کی رحمت کا ہوا سایہ
خدا کا نور ہیں بے شک مگر انسان بھی ہیں آپ
محیطِ ہر زمانہ اِس لیے ہے آپ کا سایہ
ہیں بھیجے جس کسی نے بھی سلاموں کے انھیں تحفے
اُسی کے نام ربِّ ہر جہاں کا ہے سلام آیا
مِرا ایماں ہے، پھر جاؤں گا روضے کی زیارت کو
اگر آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پھر مجھ کو درِ اقدس پہ بُلوایا
ہُوا دیدِ حریمِ ناز سے جب بھی مشرّف مَیں
ہوئی حاصل طمانیت، سکونِ جان و دل پایا
بغیر اخلاص و رغبت جو پڑھا ہم نے درود اُن پر
نہ ہرگز رد کیا رب نے، قبول اُس کو بھی فرمایا
معاف اُس کو خدا کرتا نہیں ہے اے ذکیؔ! ہرگز
کہ جس نے نعت لکھنے والے کے دل کو ہے تڑپایا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر دستورِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دل سے اپنایا
تو زحمت کی تپش پر رحمتوں نے کر لیا سایہ
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کرم جب سُوکھتے کھیتوں پہ فرمایا
خداوندِ عالم نے سحابِ نور برسایا
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے درِ خُلدِ بریں پر جب قدم رکھّا
فرشتوں نے انھیں "صلِ علیٰ" کا ہار پہنایا
بُجھی ہے آگ دوزخ کی، کِھلے ہیں پھول جنت کے
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
وہیں اللہ نے بھیجیں بہاریں خُلدِ رضواں کی
جہاں "لَا تَقْنَطُوْا" قرآن کے پیکر نے فرمایا
جو دل سے ہو گیا داخل دبستانِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
سلیقہ اُس کو جینے کا مِرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سمجھایا
وہیں بخشش کی راہیں کُھل گئی ہیں چشمِ عاصی پر
مسافر نے جہاں قرآن کی منزل کو دُہرایا
خدا کو جب حبیبِ معتبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی یاد آئی ہے
اُنھیں فرشِ زمیں سے عرش کی رفعت پہ لے آیا
سفر جب گنبدِ خضریٰ کی چاہت میں کیا میں نے
رہا ہے دھوپ میں سر پر پرِ جبریلؑ کا سایہ

ضرورت پڑ گئی تو پیش کر دوں گا سرِ محشر
اکھٹا کر لیا ہے نعت کا میں نے یہ سرمایہ
شعور و فکر تو بحرِ الم میں غرق تھے پھر بھی
بشیرؔ نعت گو بزمِ سخن میں نعت کہہ لایا

بشیر رحمانی

نہ جائے گا وہ جنت میں، رسولِ رب (ﷺ) نے فرمایا
نہ ہو محفوظ جس انساں کے شر سے اس کا ہمسایہ
جہانِ کُن فکاں میں جس نے جو بھی فیض پایا ہے
یقیناً وہ رسولِ پاکؐ کی طاعت سے ہے پایا
کسی دن میں بھی جاؤں گا مدینے کی بہاروں میں
جہاں ابرِ کرم اللہ کی رحمت کا ہے چھایا
سنور جائیں گے اس کے دین اور دُنیا نہ کیوں یکسر
جہاں میں جس نے بھی سرکار (ﷺ) کے اُسوہ کو اپنایا
حکیم و فلسفی سے جو مسائل حل نہ ہوتے تھے
نبی (ﷺ) نے ان کو حکمت اور دانائی سے سلجھایا
دیا ہے جاں کا نذرانہ نبی (ﷺ) کی آن پر جس نے
وہ شیدا اور دیوانہ شہِ دوراں (ﷺ) کا کہلایا
درودِ پاک اُن پر بھیجتا ہوں روز و شب حافظؔ
جنھوں نے فکر کو میرے لباسِ دین پہنایا

حافظ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
خدا نے شاد ہو کر ان پہ مینہ رحمت کا برسایا
کیا گھر دل میں لوگوں کے، حسیں کردار کے بل پر
نبی (ﷺ) نے سیرتِ اطہر کو دُنیا بھر سے منوایا
نبی (ﷺ) نے اِس طرح لوگوں کو باتیں دیں کی سمجھائیں
کہ انداز آپ (ﷺ) کی تفہیم کا ہر شخص کو بھایا
ہٹا کر ظلم کے کانٹے، لگا کر پھول نیکی کے
گلستانِ جہاں کو سرورِ دوراں (ﷺ) نے مہکایا
درود ان پر نہ کیوں بھیجوں مسلسل جان و دل سے میں
مرے قلب و نظر کو جن کی سیرت نے ہے چمکایا
عرب کا چاند (ﷺ) رخشندہ ہوا جب بزمِ امکاں میں
تو نور اس نے ہدایت کا زمانے بھر میں پھیلایا
زیارت شہرِ طیبہ کی عطا مجھ کو بھی ہو یا رب
جہاں ہر دم ترے محبوب (ﷺ) کی رحمت کا ہے سایہ
ابوجہل اپنی مٹھی میں جو کنکر لے کے آیا تھا
بفیضِ ربِ شہِ دوراں (ﷺ) نے ان سے کلمہ پڑھوایا
خزاں چھائی ہوئی تھی باغِ ہستی میں مگر حافظؔ
نبی (ﷺ) آئے تو ان کے فیض سے ہر پھول مسکایا

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کی یاد نے جب اُونگھتی سوچوں کو چونکایا
مرے اللہ نے "صلِ علیٰ" کا نور برسایا
سَنَد تکمیلِ دیں کی بخش کر عرشِ معلّیٰ پر
خدا نے خود نبی (ﷺ) کو عظمتوں کا تاج پہنایا
نظر ڈالی ہے جس دم گلشنِ وحدت کے مالی نے
بہارِ آگہی سے رُوح کے گلشن کو مہکایا
حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) گئے جب عرشِ اعظم پر
فرشتوں نے سلامی دی، خدا نے ہار پہنایا
جھکائی ہے جبینِ باطل نے جس دم آستانے پر
قصیدہ قاصدِ حق کا میرے ہونٹوں پہ لہرایا
چَراغِ سورۂ اخلاص روشن کر لیا میں نے
اندھیری رات کے گمراہ سایے سے جو گھبرایا
رسولِ اللہ (ﷺ) کے جلوے ہوں یا توحید کا عالم
مرے پائے تجسُّس نے جسے ڈھونڈا، اسے پایا
نبی (ﷺ) دُنیا میں جب اللہ کا دستور لے آئے
دساتیرِ جہاں کی سلطنت کا چاند گہنایا
وظیفہ سورۂ رحمٰن کا جس دم پڑھا میں نے
پلٹ دی رحمتِ عالم (ﷺ) نے جبر و قہر کی کایا
مجھے دُنیا کے مال و زر سے رغبت ہو نہیں سکتی
محمد (ﷺ) کی محبت ہے مری ہستی کا سرمایہ

دیا روشن کیا ہے نعت کا جب شامِ باطل میں
لباسِ نور نیّر کو رسولِ حق (ﷺ) نے پہنایا
نیّر صدیقی ذوقوی (یو ایس اے)

....

"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
تو پھر نورِ یقیں نے روح و قلب و جاں کو چمکایا
درودوں اور سلاموں کا ہُوا جب زمزمہ جاری
سحابِ رحمتِ باری بہر جانب اُمڈ آیا
مقامِ سرورِ کونین (ﷺ) کا ادراک ناممکن
کسی فردِ بشر نے بھی نہ پایا آپ (ﷺ) کا پایہ
حضورِ شافعِ محشر (ﷺ) سراپا التجا میں ہوں
ہو محشر کی تمازت میں میسر آپ (ﷺ) کا سایہ
بھلا نسبت کوئی ہوتی ہے قطرے کو سمندر سے
کہاں وہ آفتاب اور ہے کہاں اِک ذرّہ بے مایہ
ہے واجب اِتباعِ سُنّتِ خیرُ البشر (ﷺ) ہم پر
کریں ہم پیروی اس کی، جو آقا (ﷺ) نے ہے فرمایا
بُتانِ رنگ و نسل و خوں کو توڑا ضربِ کاری سے
غریبوں، بے نواؤں کی پلٹ دی آپ (ﷺ) نے کایا
محبت سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کی جانِ ایماں ہے
عزیز از جاں مجھے بے حد ہے یہ ایماں کا سرمایہ
ضیا نیّر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُعا کا پھر اثر اپنی توقع سے فزوں پایا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
متاعِ صالحیّت کب میرے دامن میں ہے یارو
نبی (ﷺ) کی نعت ہے دونوں جہاں میں میرا سرمایہ
حدیثِ قُدسی ہے غمّاز اِس روشن حقیقت کی
ہے فرمانِ خدائے پاک، جو آقا (ﷺ) نے فرمایا
عطا کرتے ہیں وہ مجھ کو متاعِ حرف طیبہ سے
مجھے ہر لفظِ نعتِ پاک آقا (ﷺ) نے ہے لکھوایا
بسی سانسوں میں ہے خوشبو فقط ان کی محبت کی
لہو کو عشقِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) نے ہے گرمایا
بلا لو عاصی و خاطی کو پھر قدموں میں اے آقا (ﷺ)
جنابِ سرورِ کُل (ﷺ)! پھر جدائی نے ہے تڑپایا
یہاں بھی ساتھ ہیں آقا، وہاں بھی ساتھ ہیں آقا (ﷺ)
دو عالم میں ہے سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا کرم چھایا
نبی (ﷺ) کی دستگیری کا ریاضؔ احمد جہاں قائل
قسم رب کی، وہاں جا کر ہے جو مانگا، وہی پایا

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خداوندِ دو عالم نے بڑا احسان فرمایا
کہ ہم نے دَورِ دینِ رحمۃٌ للعالمیں (ﷺ) پایا
ندامت کے جو آنسو تھے، بنے وہ گوہرِ یکتا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
پناہِ بے کساں، آرامِ جاں بے شک ہے ذات اُن (ﷺ) کی
چلا آئے وہ طیبہ، جو ہجومِ غم سے گھبرایا
خدا کے گھر پہ قبضہ تھا ہوا اصنامِ باطل کا
نبی (ﷺ) نے ضربِ "اِلاَّ اللہ" سے ان سب کو ہے ڈھایا
سسکتی تھی یہاں انسانیت، مظلوم روتے تھے
زمانے پر مرے آقا (ﷺ) نے مینہ رحمت کا برسایا
وہی غم خوارِ اُمت ہیں، شفیع المذنبیں وہ (ﷺ) ہیں
ہے کوئی اور نبی، جس نے ہے یوں اُمت کا غم کھایا
جہالت اور گمراہی کا ہر سُو دور دورہ تھا
پلٹ دی دو ہی عشروں میں مرے سرکار (ﷺ) نے کایا
اندھیرا ہی اندھیرا تھا یہاں شرک و ضلالت کا
مٹا دیں ظلمتیں، نور الھدیٰ (ﷺ) نے نور پھیلایا
ہوا تھا پھولؔ پژمردہ، بُلایا شہ (ﷺ) نے قدموں میں
صبائے باغِ طیبہ نے سکونِ قلب پہنچایا

تنویرؔ پھولؔ (نیویارک)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنابِ آمنہؓ کے ہاں نبی (ﷺ) تشریف جب لایا
زمیں تا عرشِ اعظم رب کی رحمت کا ہُوا سایہ
خدا کی ایک اک نعمت کے قاسم ہیں شہِ والا (ﷺ)
جہاں میں جس نے بھی کھایا ہے، ان کا ہی دیا کھایا
زمیں پر جس گھڑی ظلم و ستم کا دور دورہ تھا
حبیبِ کبریا (ﷺ) اس دم پیامِ آشتی لایا
خدائے لم یزل نے آپ کو بخشی ہے یہ عظمت
نہیں ہے آپ کا کوئی رسولوںؑ میں بھی ہم پایہ
خدا کی ہے رضا اس میں، نبی (ﷺ) کی ہے رضا جس میں
نظر میں ان کی جو آیا، خدا کو بھی وہی بھایا
ازل سے ہو رہا ہے ذکرِ محبوبِ خدا (ﷺ) پیہم
نبیوں نے رسولوںؑ نے انھی کا گیت ہے گایا
وہ قسمت کا سکندر بھی، وہ قسمت کا دھنی بھی ہے
حبیبِ رب (ﷺ) کی جس نے بھی غلامی کا شرف پایا
خطائیں رد ہوئیں، درجے بلند اُن کے ہوئے اس دم
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
سبیل آتی نہیں کوئی نظر طیبہ کو جانے کی
وسیلہ آپ جانے کا بنا دیں، میں ہوں بے مایہ

انھی کا سایہ محشر میں ہو یا رب! میرے سر پر بھی
زمیں کیا، آسماں کیا، عرش پر بھی جن کا ہے سایہ
پہنچ جاؤں گا میں بھی بالیقیں اک روز طیبہ میں
مجھے جب بھی درِ سرکارِ رحمت (ﷺ) سے پیام آیا
کرو تبلیغ جان و مال سے تم اس کی اے عاجزؔ
بہت تکلیف سہہ کر دین جو آقا (ﷺ) نے پھیلایا
محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

نبی (ﷺ) کا کوئی ہمسر، مثل کوئی، کوئی ہم پایہ
زمانے نے نہیں سوچا، نہیں دیکھا، نہیں پایا
جونہی کاسہ عقیدت کا درِ سرور (ﷺ) پہ پھیلایا
بھرا دریوزہ گر نے اپنا کشکولِ ثنا پایا
خدا نے ان کو فوراً جنّتُ الفردوس پہنچایا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
میں یوں کعبہ کو جھکتا ہوں کہ خلّاقِ دو عالم نے
مجھے مدّاحِ سرکار (ﷺ) کا اِحرام پہنایا
جو بندہ بے کس و بے بس ہے، آقا (ﷺ) اس کے یاور ہیں
اسے اپنا لیا، دُنیا جہاں نے جس کو ٹھکرایا
مددگار و معاون پایا ہر پل اسمِ سرور (ﷺ) کو
اِسی اک ورد سے میں نے ہر اک الجھن کو سلجھایا

کوئی سُورہ، کوئی پارہ جُونہی پڑھتا ہوں قرآں سے
تو میں کہتا ہوں، اُن (ﷺ) کی شان میں آئی ہے ہر آیہ

وہاں جو نعت گوؤں کے لیے کھڑکی الگ دیکھی
سرِ میزاں پہنچ کر میں بھی بختی پہ اِترایا

یہ اک اک تھا کہ دو دو معجزے یکجا تھے آقا (ﷺ) کے
قمر کو توڑ کر جوڑا، شہِ خاور کو پلٹایا

نگاہوں کی بڑھائی روشنی آقا (ﷺ) کے گنبد نے
مشامِ جاں کو ذکرِ سرورِ عالم (ﷺ) نے مہکایا

بُلاوا آ گیا سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کی رحمت سے
جونہی مجبوریٔ شہرِ نبی (ﷺ) نے مجھ کو تڑپایا

مدد کو اپنی آ پہنچے حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ)
زبانِ عجز پر جس دم "اَغِثْنَا رَبَّنَا" آیا

خدارا آپ آقا (ﷺ)! ان پہ رحمت کی نظر کیجے
مسلمانوں نے اہلِ کفر سے دھوکا بہت کھایا

بحمداللہ! اقبالؒ و رضاؒ استاذِ احقر ہیں
سبق ہر روز مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) کا میں نے دُہرایا

مبارک ہو تجھے محمودؔ اپنی خوش نصیبی پر
ترا بھی نعت گویانِ حبیبِ رب (ﷺ) میں نام آیا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کوئی حرفِ دُعا خالق نے پھر بیکار کب رکھا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

مدینہ مظہرِ انوارِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) ہے
نبی (ﷺ) کے نور کے جلوے نظر آئے، جدھر دیکھا

نوازا مجھ کو میری آرزوؤں سے کہیں بڑھ کر
مرے سرکار (ﷺ) نے دُنیا میں ہے محروم کب رکھا

پکارا جس نے ان کو بہرِ استمداد مشکل میں
اسے سرکار (ﷺ) کے فضل و کرم نے آپ ہے ڈھونڈا

وہ ہر سائل کی بھر دیتے ہیں جھولی اپنی رحمت سے
اگر قطرہ کبھی مانگا، ملا سرکار (ﷺ) سے دریا

گلابوں سے حسیں تر ہے زمینِ طیبہ کا کانٹا
گلستانوں سے افضل ہے ہمیں سرکار (ﷺ) کا صحرا

ہے قرآنِ مبیں میں بھی شہادت نورِ احمد (ﷺ) کی
نہیں نورِ نبی (ﷺ) جو دیکھتا، ہے بس وہی اندھا

قسم رب کی تمنا خوانِ نعمت کی نہیں کوئی
ملے سرکار (ﷺ)! لنگر سے ریاضؔ احمد کو بھی ٹکڑا

ریاض احمد قادری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا نے اِس طرح رحمت کے سانچے میں اُنھیں ڈھالا
کہ نقطہ لطفِ آقا (ﷺ) کا اَبد کے روز تک پھیلا
کوئی جو نعت کہنے، پڑھنے، سننے کا ہو گرویدہ
اسے میزاں کا کیا خطرہ، اسے محشر کی کیا پروا
نہ دیکھا ہے کسی نے اور نہ دیکھے گا پیمبر (ﷺ) کا
کوئی ہمسر، کوئی ہم پایہ، کوئی مثل یا سایہ
اُسے بخشش کا خلعت خود خداوندِ جہاں دے گا
وہ جس نے پیرہن مدحِ رسولؐ اللہ (ﷺ) کا پہنا
کوئی محمودؔ طیبہ تک پہنچنا دل سے چاہے گا
تو "یابندہ" نہ کیوں ہو جائے گا ہر ایک "جُویندہ"
گناہوں کی جو کالک دل پہ تھی، وہ ہو گئی عنقا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
حبیبِ رب (ﷺ) کی الفت کا وہاں اعلان کرنا ہے
اِسی سے تو کُھلے گا قبر میں فردوس کا غُرفہ

یہاں طیبہ کی باتیں کرنے والے خود وہاں پہنچیں
شنیدہ ہے شنیدہ صرف، اور دیدہ ہے پھر دیدہ
نظر آئے گی ماضی میں بھی مدّاحی پیمبر (ﷺ) کی
پلٹ دیکھو جو تم میری کتابِ زیست کا صفحہ
رضا اللہ کی چاہو تو سنّت اس کی اپناؤ
درودِ پاک کا آقا (ﷺ) کو بھیجے جاؤ تم تحفہ
نظارہ شہرِ طیبہ کا یہاں بیٹھے بھی ممکن ہے
کبھی کر لو جو دل پر نقش انؐ کے شہر کا نقشہ
مجھے گو لکھنے پڑھنے سے ذرا فرصت نہیں ملتی
مگر پاؤ گے طیبہ کی طرف جانے کو آمادہ
اگر سنّت پہ سرکارِ جہاں (ﷺ) کی کوئی عامل ہو
تو ہو جاتے ہیں سب دیروز و فردا اس پہ آئینہ
جو راہِ اِتباعِ سرورِ عالم (ﷺ) پہ چل دیں گے
ہمیں مل جائے گی محمودؔ اپنی عظمتِ رفتہ

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں سے کفر کی ظلمت کو کرنے پاک جب آیا
عجب منظر تھا، دُنیا میں شہِ لولاک (ﷺ) جب آیا
اسے سرشار کر ڈالا مسلسل جُود و بخشش سے
کوئی عاصی بھی لے کر دیدۂ نمناک جب آیا
نوازا اس کو بھی پیراہن الطاف و رحمت سے
درِ سرکار (ﷺ) پر کوئی گریباں چاک جب آیا
بہارِ جاودانی آ گئی گلزارِ عالم میں
زبانِ خلق پر اسمِ شہِ لولاک (ﷺ) جب آیا
ربیعہ اسلمیؓ کو آپ نے جنت عطا کر دی
لیے بھر وضو وہ کُوزہ و مسواک جب آیا
پگھل کر ہو گیا دل موم آنکھیں چار ہوتے ہی
چلا بزمِ رسالت میں کوئی سفّاک جب آیا
خدا نے لے لیا بدبخت کو اپنی حراست میں
شہِ کونین (ﷺ) کی حد میں کوئی بے باک جب آیا
چلی بادِ بہاری، کھل گئے جنت کے دروازے
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
فرشتے جھوم اُٹھے، حوروں نے پلکیں فرشِ رہ کر دیں
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
صدائے "مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ" گونج کر آئی
حبیبِ حق (ﷺ) لیے ہاتھوں میں مشتِ خاک جب آیا

ہمیں ثابت قدم شہزاد رکھتا ان کی نسبت نے
کوئی مغرب زدہ ہم پر بٹھانے دھاک آیا

شہزاد مجددی

بہ حکمِ محکمِ داور درودِ پاک جب آیا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
مرا وجدان تب عرشِ الٰہی کی خبر لایا
مرے وجدان کا رہبر درودِ پاک جب آیا
سحابِ رحمتِ ربِّ جہاں کھل کر وہیں برسا
کبھی لب پر بہ چشمِ تر درودِ پاک جب آیا
"جہنم" لکھتے لکھتے قدسیوں نے لکھ دیا "جنت"
مرے لب پر سرِ محشر درودِ پاک جب آیا
سندِ غفران و بخشش کی مرے ہاتھوں میں آ پہنچی
گیا دل سے مرے ہر ڈر، درودِ پاک جب آیا
مسرت دیکھنے والی زبان و لب کی تھی، ان پر
سبھی اوراد کا جوہر درودِ پاک جب آیا
مبارک باد کیوں دیتے نہ ان کو انبیاء سارے
مرے مالک کا سرور (ﷺ) پر درودِ پاک جب آیا
دھڑکنے لگ گیا وہ ساتھ میرے دل کی دھڑکن کے
محبت سے مرے اندر درودِ پاک جب آیا
لبوں سے حرفِ "صَلَّی اللہ" پہنچا صبح کو دل تک
لیے بر میں شہِ خاور درودِ پاک جب آیا
سرِ میزاں کیا محمودؔ رقصِ سرخوشی میں نے
پیامِ مغفرت لے کر درودِ پاک جب آیا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں پر میری محبوبِ خدا (ﷺ) کا نام جب آیا
تو میں نے بادۂ تسکیں کو اپنے نزدِ لب پایا
نظیر اُن کی ملے گی کس طرح اقصائے عالم میں
کہ اُن جیسا جہاں بھر میں کسی ماں کا ہے کب جایا
بھٹکتے پھر رہے تھے جو غَلَط راہوں پہ مدت سے
اُنھیں راہِ ہدایت پر شہنشاہِ عرب (ﷺ) لایا
جونہی دربانِ روضہ کو بھی پایا مستعد میں نے
تو میں بھی نعت پڑھتا روضے پہ ہوں زیرِ لب آیا
سرِ محشر وہ بن جائے گا باعث میری بخشش کا
جو اشک آنکھوں میں روضے پر ندامت کے سبب آیا
مجھ ایسے عاصیوں کو بخشوا لے گا وہ محشر میں
خدا سے شافعِ محشر (ﷺ) کا جس نے ہے لقب پایا
گزاری عمر آدھی میں نے گرچہ نعت گوئی میں
مگر مدحت نگاری کا نہ اب تک مجھ کو ڈھب آیا
جو مجھ سے پوچھتے ہیں، سُن لیں وہ، شاہِ مدینہ (ﷺ) نے
سبھی سے ارفع و اعلیٰ حسب پایا، نسب پایا
اِمامت انبیاءؑ کی آپ (ﷺ) نے فرمائی اقصیٰ میں
رسولوںؑ میں کسی نے یہ ذکیؔ! منصب ہے کب پایا

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
نبی (ﷺ) کا ہو گیا ہے ان گنہگاروں پہ تب سایہ
مدد فرمائی تھی سرکار (ﷺ) کی بے انتہا جس نے
ابی طالبؓ سا دُنیا میں ہُوا ہے کوئی کب تایا
درِ آقا (ﷺ) پہ جا کر یہ بھی میں نے آزمایا ہے
خیال آیا ہے جس شے کا، اُسے ہے بے طلب پایا
مرے جلتے ہُوئے قلب و نظر کو مل گئی راحت
ریاض الجنۃ میں اپنا تڑپنا یاد جب آیا
پہنچ کر اُس نے طیبہ میں اچانک کھول دیں آنکھیں
مریضِ ہجرِ طیبہ کو جو کوئی جاں بہ لب لایا
چھپا لے گا مجھے بھی حشر میں دامانِ رحمت میں
وہ جس نے رحمۃٌ للعالمیں (ﷺ) کا ہے لقب پایا
جو ہو کر باوضو میں نے درود اُن پر پڑھا دل سے
مری جانب سلامِ قدسیانِ عرش تب آیا
عطا فرمائی آقا (ﷺ) نے مجھے ہے دولتِ تسکیں
قصیدے لکھ کے میں دربار میں اُن کے ہُوں جب لایا
رسولِ خیر (ﷺ) کی میں نے ذکیؔ! مدحت ہے جب لکھی
سرُور و کیف کا طرفہ نشہ مجھ پر ہے تب چھایا

(صنعتِ ذوقافیتین)

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے شہ (ﷺ) کے صدقے میں ہے ان کو فیض پہنچایا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

بچے رُسوائی سے وہ سب جہاں میں اور عقبیٰ میں
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

وہ نکلے حلقۂ رنج و الم سے، ہو گئے شاداں
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

خطائیں بخش دیں رب نے رسولِ پاک (ﷺ) کی خاطر
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

دُھلے سارے گنہ اور بارشِ رحمت ہوئی اُن پر
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

فرازِ عرشِ اعظم پر گئی اُن کی جبیں سائی
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

سعادت التفاتِ شہ (ﷺ) کی ان کو ہو گئی حاصل
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

بھرم رکھا خدا نے اور بچایا ان کو ذلت سے
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

ملا اے پھول! ان سب کو سکوں باغ مدینہ میں
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے یوں راس شہرِ مصطفیٰ صلِ علیٰ آیا
کہ ذکرِ طیبۂ پُرنور پر دل اپنا بھر آیا

اشارہ نعت کی مقبولیت کا جب ملا مجھ کو
تو میں حمد و ثنائے ربُّ العزت کی طرف آیا

مقامِ عظمتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا کیا کہنا
بہت سوچا ہے میں نے، پر سمجھ میں کچھ نہیں آیا

مجسّم نعت کی صورت میں وہ اک اسمِ اطہر تھا
سرِ حمدِ خداوندِ جہاں جب حرفِ میم آیا

غم و اندوہ و رنج و ابتلا نے جب مجھے گھیرا
تو میں چشمِ تصوّر میں نبی (ﷺ) کا شہر لے آیا

میں ہنستا مسکراتا چل پڑا شہرِ پیمبر (ﷺ) کو
مگر ہر بار جب لوٹا تو ہو کر اشک بار آیا

نظر جب گنبدِ سرکارِ والا (ﷺ) پر پڑی پہلی
نگاہوں سے وہی جلوہ مرے دل میں اُتر آیا

نویدِ رُستگاری لے کے محمودؔ آ گئے قدسی
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

(بقیدِ یک قافیہ)

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے یوں راس شہرِ مصطفیٰ صلِ علیٰ آیا
کہ ذکرِ طیبہؐ پُرنور پر دل اپنا بھر آیا

اشارہ نعت کی مقبولیت کا جب ملا مجھ کو
تو میں حمد و ثنائے ربُّ العزت کی طرف آیا

مقامِ عظمتِ سرکارِ ہر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کیا کہنا
بہت سوچا ہے میں نے پر سمجھ میں کچھ نہیں آیا

مجسّم نعت کی صورت میں وہ اک اسمِ اطہر تھا
سرِ حمدِ خداوندِ جہاں جب حرفِ میم آیا

غم و اندوہ و رنج و ابتلا نے جب مجھے گھیرا
تو میں چشمِ تصوّر میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شہر لے آیا

میں ہنستا مسکراتا چل پڑا شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
مگر ہر بار جب لوٹا تو ہو کر اشک بار آیا

نظر جب گنبدِ سرکارِ والا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پڑی پہلی
نگاہوں سے وہی جلوہ مرے دل میں اُتر آیا

نویدِ رُستگاری لے کے محمودؔ آ گئے قدسی
”گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا“

(بقیدِ یک قافیہ)

راجا رشید محمودؔ

شاعرِ نعت: راجا رشید محمود

☆ دُنیا میں سب سے زیادہ تخلیقِ نعت (۴۴ اُردو۔ ۳ پنجابی مجموعہ ہائے نعت)

☆ تحقیقِ نعت اور تدوینِ نعت کی کتابوں کے علاوہ بیسیوں مقالاتِ نعت

☆ دسیوں ادبی اور تنقیدی مضامین ومقالات

☆ سیرت النبی ﷺ میں پائے جانے والے بعض تسامحات کی تفتیش وتحقیق کے ساتھ کتابیں اور مقالات

☆ معاشرتی اصلاح کے لیے احادیث کی تشریح

☆ صحابۂ کرام اولیاءِ عظام اور صلحائے اُمت کی مداحی (نظم ونثر میں)

☆ تحقیقی انداز میں لکھے گئے مقالاتِ تصوف

☆ علمی ادبی کتابوں اور مجموعہ ہائے نعت پر مقدمے پیش لفظ اور تقریظیں

☆ چار سفرناموں کی تصنیف واشاعت

☆ ''حسبِ دستور'' اور ''طلوع'' کے کالم

☆ نصاب سازی اور نصابی کتب کی تصنیف وتالیف اور نگرانی

☆ جنوری ۱۹۸۸ سے تاحال (جون ۲۰۰۸) تک ماہنامہ ''نعت'' کی باقاعدہ اشاعت

شاعرِ نعت راجا رشید محمود تحقیقِ نعت پر صدارتی ایوارڈ پانے والے واحد محقق ہیں